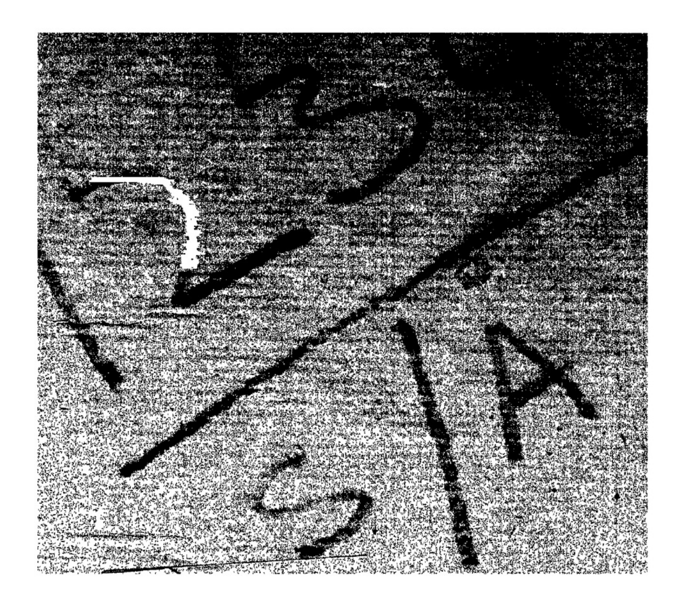
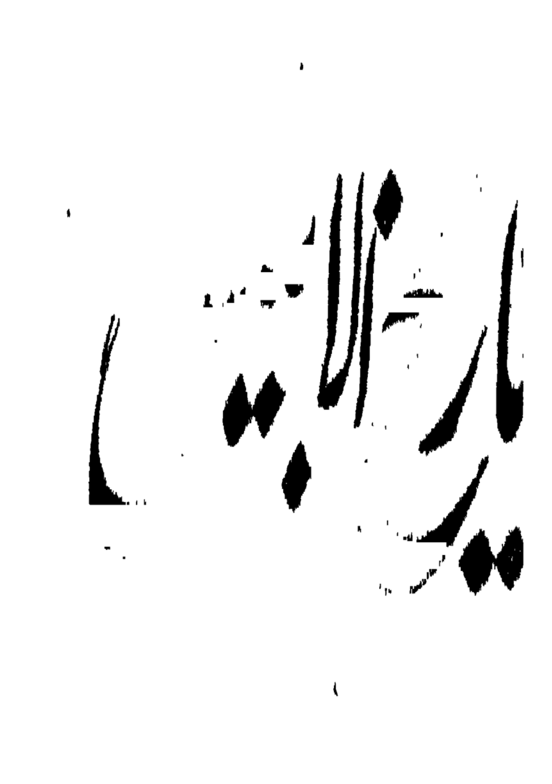






مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

حسب فرمائش جناب حاجی محمد سعید صاحب تاجر کتب کلکتہ خاصی ٹولہ نمبر ۸۵

تاریخ الانبیاء ۱۹۲۵

باہتمام نیازمند محمد شفیع ابن عالیجناب حاجی محمد سعید صاحب غفر اللہ الواہب

عاجز کے کارخانہ سے ہر قسم کی کتابیں بنرخ تاجرانہ جلد بکفایت ویلیو پی ایبل روانہ ہوتی ہیں

المشتہر ... ٹولہ نمبر ۸۵

مل گئے پردۂ وحدت مین وہ طالب مطلوب
محو دیدار الٰہی ہوا وہ سید پاک
کائنات اپنی جو کی پیش نظر سامنے لا
باتون باتون مین محبت کے یہ بار از ونیاز
اسطرف ضد تھی ادھر دست عطا تھا پھیلا
حق نے اسکی کسی خواہش سے نہ منھ کو موڑا
دنگ قدسی ہوے وہ لاڈ جو دیکھے سب نے
وہ نبی آیا جو اک پل مین کل افلاک سے گھوم
وہ نبی جسکے فضائل مین کہے رب علا
دین کو جسکے کیے اکملت جناب باری
وہ نبی جسکو دیے نام خدا نے اپنے
وہ نبی جس نے لقب پایا ہے محبوب خدا
وہ نبی کی جسے خالق نے عطا فتح مبین
وہ نبی امت عاصی کا جو ہے پشت پناہ
وہ نبی جو کہ ہوا راہ رضا کا سالک
وہ نبی پیش خدا جسکو ہوا استارسوخ
اسکے مقدم کے بشیر ہین رسولان جلیل
کیا ساب اسکے فضائل کے وہ ہے اللہ غنی
اسکی اولاد کے مرفوع فضائل ہین صریح

سنگ و آہن کے ہوان تسطرح سے جاذب مجذوب
میزبان نے کیا مہمان سے لکھون کیا جو پاک
محو دیدار رہے آپ نے دیکھا نہ ذرا
کرلیا اپنے کو امت کی شفاعت کا مجاز
تھا لحاظ اس کا نہ محبوب کا دل ہو میلا
لے لیا وعدہ بخشش کو تو ہٹ کو چھوڑا
روٹھے محبوب کو ہنس ہنس کے منایا رب نے
وہ نبی جسکی پڑی اہل سموات مین دھوم
اپنی خواہش سے کرے نطق نہ بے وحی خدا
ختم جس پر ہوے کونین کی نعمت ساری
اسلیے پیارے تھے لگی ساری خدائی جنکے
وہ نبی جس نے کہ باطل سے کیا حق کو جدا
نصرت غیب سے جسکا کہ مؤید ہوا دین
وہ نبی جسکی نبوت پہ خدا خود ہے گواہ
اپنے گھر کا کیا اللہ نے جس کو مالک
کی تمام اگلے رسولون کی شریعت منسوخ
شاہد اس قول کے توریت و زبور و انجیل
امتی اسکے بنین چاہا ہن یہ موسیٰ سے نبی
مقتدی مہدی موعود کے ہو وینگے مسیح

[illegible]

اور کسکو یہ ہوا رتبہ عالی حاصل
خضر و الیاس ہین امت مین اسی کی داخل

وہ نبی جس کا کہین بڑھ گیا سب سے پایہ
ایک نبی نے بھی تو اس کا نہین پایا سایہ

مجمع خیل رسل مین جو بروز نفسی
امتی کہہ کے پکارے گا وہ میرا ہے نبی

مین فدا اور مرے مان باپ بھی ہون اپنے فدا
اسکو پہچان کے دن دوڑتے محشر مین صدا

ق

اے مرے رحمت عالم ترے اوپر قربان
مین رہا جاتا ہون میرا نہین کوئی پرسان

بار عصیان سے اٹھا مین نہین سکتا ہون تم
آپ کس پر مجھے ہین چھوڑتے یا شاہ امم

آپ شافع ہین گنہگار مین اور رب ہے غفور
بے لیے سب کو چلے جائینگے جنت مین حضور

چشم رحمت سے مجھے مڑکے جو دیکھین مضطر
ہو ملائک سے یہ ارشاد کہ گو ہے بدتر

اس گنہگار کو بھی ساتھ مین لیتے آؤ
جاؤ فرمان شفاعت اسے دیتے آؤ

دے کے فرمان وہ کہین اب تو نہ فریاد کرو
حکم خالق ہو یہ صادر اسے آزاد کرو

اپنے محبوب کی ہے مجکو شفاعت منظور
عفو اسکے کیے سب گنہ و جرم و قصور

منقبت صحابہ کبار رضوان اللہ علیہم اجمعین

چار اطراف جہان مین ہے صحابہ کی دھوم
جنکو ارشاد کیا سید عالم نے نجوم

اول اُن مین ہین ابو بکر معلّی القاب
ثانی اثنین ہی قرآن مین لکھا جنکا خطاب

لفظ صاحب بھی کہا شان مین انکی رب نے
پیروی انکی صحابہ سے کیا ہے سب نے

دوسرے حضرت فاروق قوی الاسلام
زلزلہ پڑ گیا تلوار کا جن کی تا شام

اپنے اغوا سے تھا جس عہد مین ابلیس کو یاس
دور عادل تھا وہی جسمین کہ تھا اسکو ہراس

تیسرے حضرت عثمان ہین لقب ذی النورین
صاحب حلم و حیا خویش رسول الثقلین

جمع ایسا کیا قرآن ہوے مومن محظوظ
دی وہ ترتیب کہ ہے جیسی بہ لوح محفوظ

چارمی حیدر کرار علی اعلیٰ
جنکا غزوات مین حق نے کیا رتبہ بالا

ثانی اثنین اذ هما فی الغار ... اذ یقول لصاحبه لا تحزن ان الله معنا ... اصحابی کالنجوم ... حدیث شریف

بخت بیدار ہوے شب کو جو سوتے سوتے
کھل گئی آنکھ مری صبح کے ہوتے ہوتے

عالم نور تھا اور جلوۂ قدرت تھا عیان
حالت وجد تھی جسکا نہین ممکن ہے بیان

عمر رفتہ پہ تاسف تھا جو گذری بیکار
جوش رقت سے بندھا اشکونکا آنکھونسے تار

دل مین کہتا تھا عبث عمر یہ مینے کھوئی
یاد تک اپنی زمانہ مین نہ چھوڑی کوئی

سر بزانو تھا اسی سوچ مین بیٹھا سنسان
حق سے داعی تھا کہ تو کر مری مشکل آسان

مرغ خامہ بھی سحر خیز تھا اور زمزمہ سنج
یون مخاطب ہو کہا مجھسے یہ ہمدردی رنج

کیا ترا حال ہے کس فکر مین بیٹھا ہے خموش
حمد حق نعت نبی لکھ چکا کیون غم کا ہے جوش

ہوتی توفیق خدا داد نہ گر شامل حال
تجھکو آتا نہ کبھی کسب سعادت کا خیال

ہے جگہ شکر کی یا رنج و الم کا ہے مقام
پا چکے تیرے مقاصد تو بخوبی انجام

اور لکھنا ہے سوا اس کے اگر کچھ منظور
مین تو منتظر ہی مین تیری ہون نہین ہون میں دور سا

سب نہ بر آوینگے جبتک ترے دل کے ارمان
کام مین تیرے نہ رکونگا کبھی اپنی زبان

دفتر لوح قضا و قدر رب قدیر
ایک مدت ہوئی مین کر چکا سارا تحریر

اب جو تو کہہ اُسے اک لمحۂ واحد مین لکھون
ہووے دریاے مضامین بھی تو کوزہ مین بھرون

سنکے بولا مین بجا ہے یہ تری لاف زنی
صادق الوعد ہے تو قول کا اپنے ہے دھنی

لکھ اب اک قصۂ ابلیس سراپا تلبیس
با روایات صحیح اور مضامین نفیس

سنتے ہی بس یہ سخن مستعد کار ہوا
بیچ دھارے مین جو بیڑا تھا مرا پار ہوا

عرض مدعا

بار خدایا تو عالم و دانا ہے کہ یہ مسکین بیچارہ مطیع نفس سرکش و امارہ پامال حوادث و آفات شیطانی دست بردیغمای ہوا ئے نفسانی اذل الانام بدنام کنندۂ نام آباے کرام دانش آموز دبستان سخن زلہ ربانے خوان نعمت ارباب فن سرافراز براے نام سرنگون زعصیان سرانجام دولت فضل و ہنر سے تہیدست شامت اعمال سے گرانبار دبست ہے تیری رحمت کے بھروسے پر قلم اٹھاتا ہون بجز تیری تائید کے اور کوئی قوت دست و قلم مین نہین پاتا ہون اگرچہ اعضاء جوارح سب سالم ہین مگر دل و دماغ نفس امارہ کے زیر تسلط ہین نہ حب جاہ و مناصب

طمع وہوس فتوح ہی اندیشۂ امور اخروی نگر ہر دم سوہان روح ہی اول خطرۂ مرگ کہ بکفر مرون یا بہ مسلمانی دوم ہیبت قبر کہ اندھیری ہو یا نورانی سوم خوف نکیرین کہ انکو جواب باصواب دون یا بہ نسیانی چہارم ہول قیامت کہ اس روز بروے سیاہ اٹھون یا بہ نورانی پنجم دغدغۂ حساب کہ مختصر ہو یا طولانی اور بدشواری ختم ہو یا بہ آسانی ششم خوف ورجاے میزان کہ پلہ حسن عمل سبکی کرے یا گرانی ہفتم مہابت نامۂ عمل کہ اطاعت مرقوم ہوی یا نافرمانی ہشتم کشمکش دوراہہ پل صراط کہ بسمت دوزخ ہانکا جاون یا براہ جنانی نہم خجالت روز عرض اکبر کہ جمہور انام کے روبرو سرخروئی حاصل ہو یا پشیمانی

رباعی

ای آنکہ نداریم بجز بود گرے — درحال خراب بندگان کن نظرے
نی روز بہ روزہ ایم و نی شب بہ نماز — بخشاے گناہ ما بآہ سحرے

دیگر

ای آنکہ بجز تو نیست فریادرسے — غیر از کرمت نداده کس داد کسے
کار من مستمند دلریش برآر — کان بر تو بہ ہیچ آید و بر ما بہ بسے

دیگر

در دل ہمہ آرزوے مشکل دارم — در جان ہمہ درد و رنج حاصل دارم
دلہاے ہمہ جہانیان خون گردد — اگر شرح دہم من انچہ در دل دارم

واللہ المستعان والیہ المرجع والمآب

بیان اسکا کہ اول مخلوق جنہ کی ہی اور اسی قوم مین ابلیس لعین بھی ہے

بھیج اے رب مرے ابلیس لعین پر لعنت — منکر حکم خدا دشمن دین پر لعنت
پچھڑہ تنہا نہین اپنے سے کیے اپنے بہت — اس کے پیرو پہ مقلد پہ معین پر لعنت

مستحفظان وقایع ایام و مستخبران شہور[1] و اعوام[2] باظہار ضمائر خورشید نظائر ارباب بصائر یون رقم طراز ہین کہ اول مخلوقات عالم تکوین و ایجاد[3] مین طائفہ جنہ و دیوان و شیاطین کا ہے اور پیدا کیا ان کو حق تعالے نے عنصر واحد یعنے جوہر لطیف نار مجرد سے کما قال اللہ تعالے وَالْجَانَّ خَلَقْنَاهُ مِنْ نَارِ السَّمُومِ اور پیدا کیا ہمنے جنون کو نار سموم سے۔ نار سموم کی ماہیت

[1] شہور جمع شہر بمعنے ماہ ۱۲ [2] اعوام جمع عام بمعنی سال [3] عالم تکوین و ایجاد مراد از دنیا ۱۲

یوں لکھی ہے کہ کل مادہ ہائے ناریہ سے نار سموم کو صانع حقیقی نے عظیم الحرارۃ وقوی الاحراق وشدید الالتہاب خلق کیا ہے اور اُسی سے خلقت جنہ و دیوان وشیاطین کی بنائی ہے اور لفظ جن مشتق ہے جنون سے جسکے معنی پوشیدہ ہونے کے ہین چونکہ جن بھی محسوس نظر نہین ہوتے لہذا یہ قوم اس لقب سے نامزد کی گئی۔

دفع دخل

مخفی نہ رہے کہ یہ قول اولیت مخلوق جنہ کی ہے خلاف پڑتا ہے اُس حدیث پاک کے جسکو ملا محمد معین کاشفی علیہ الرحمۃ نے معارج النبوۃ میں حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالی عنہ سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے پوچھا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ یا رسول اللہ وہ کونسی چیز ہے جو خداوند عالم نے سب سے پیشتر پیدا کیا کون ہے فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اول ما خلق اللہ نوری پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اول وہ چیز کہ پیدا کیا اسکو اللہ نے نور میرا ہے اور بروایت ابوموسی مدنی رحمۃ اللہ لکھتے ہین کہ نور محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نو لاکھ برس قبل کل موجودات کے کتمان عدم سے ساحت تکوین مین جلوہ فرما ہوا اس حدیث پاک سے ثابت ہے کہ اول مخلوق نور محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے اور احادیث پاک بھی صحت کو تسلیم و واقعیت کو مدلول کرتے ہین اور سوا احادیث جن کی صراحت نہ مین کی گئی ہے مخالف اسکے پڑتی ہین وہ یہ ہین اول ما خلق اللہ الروح۔ اول ما خلق اللہ العقل [illegible] اول ما خلق اللہ اللوح- اول ما خلق اللہ القلم یعنے اول وہ چیز کہ پیدا کی خدا نے روح ہے اور پھر فرمایا عقل کو اور پھر ارشاد کیا لوح کو اور پھر بیان فرمایا قلم کو پس اگر جب پہلی حدیث یعنی اول ما خلق اللہ نوری سے اگر اولیت نور کی تسلیم کیجاوے تو اولیت روح و عقل ولوح وقلم کی غیر ممکن ہوگی کیونکہ جب ایک جزو کی اولیت ان سب پر مان لیجاوے باقیماندہ چیزونکی اولیت کی نفی ضروری و لازمی ہوگی اسواسطے کہ اولیت خلقت مین ایک ہی جزو کی ہوسکتی ہے نہ کہ متعدد اجزا کی بلکہ یہ محال ہے پس علمائے مفسرین ومحدثین رحمہم اللہ نے اس مسئلہ مین یہ تاویل فرمائی ہے کہ باتفاق اقوال متقدمین

[illegible]

اضافی ہو اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ کل کائنات کو خالق عالم نے اپنی نور ...
اوّل المخلوق سے بنایا ہے اسطرح پر کہ سب روحون سے اول روح پاک حضرت سرور انبیا علیہ التحیۃ
والثنا پیدا کی اور کل مجردات مین اول عقل کو اور کل اجسام مین اول لوح و قلم کو خلق کیا اور
یہی تاویل حضرت شیخ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے مدارج النبوۃ مین اور نیز صاحب معارج
تحریر فرمائی ہے پس اس نور کامل السرور کے صانع مطلق نے دو حصے کیے حصہ اوّل
جو روشن و صاف تر و کثیر الضیا و عدیم المثل تھا موسوم بہ نور ہوا اور اس سے اشیاے شریفہ
و علویہ یعنی کواکب و اطباق سمٰوات و ملائک و ارواح انبیا و اصفیا علیہم السلام پیدا کیگئین
اور حصہ دوم کے جو صفات نوریہ سے ادنی مرتبت پر تھا دو جزء کیے گئے جزو اول نامزد بہ
عین نار ہوا اور اس سے جنہ خلق کیے گئے اور جزو دوم جو ظلمت دخانیہ تھا اس سے دیو و
شیاطین و دیگر ارواح خبیثہ و اجناس سفلیہ وجود مین آئین - ملائکہ جو کہ جوہر اعلی حصہ
اولیہ نور محض سے خلق کیے گئے تھے مائل بطاعت رب العزت ہوے اور اوج پذیر ملکوت ہو کر ارتکاب معاصی سے منزہ
معصوم کیے گئے اور دیو و شیاطین کہ جو ہر نوری یعنی ظلمت دخانی سے خلق کیے گئے تھے بسبب کفر و جحود ہو کر حضیض ذلت مین
ڈالے گئے اور نور ایمان سے بے بہرہ رہے اور جنہ کہ عین نار سے مخلوق تھے اور وہ نار اوپر نور و ظلمت
دونوں چیزون کے شامل تھی لہذا بعضے انمین نور ایمان سے مشرف ہو کر بطاعت و عرفان صلحا
و اتقیا ہوے اور بعضے کفر و ضلالت مین مبتلا ہو کر ہمنفس دیوان و شیاطین ارذل قوم اپنی کی بنے

ذکر خلقت بنی جان و عزازیل ملعون

منکر حکم خدا دشمن دین پر لعنت	بھیج اے رب مرے ابلیس لعین پر لعنت

صاحب معارج النبوۃ بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما لکھتے ہین کہ قوم جنہ سے اول جو
شخص بحکم خالق کائنات پیدا کیا گیا اسکا نام سوما تھا اور لقب اسکا جان تھا اور کنیت اسکی
ابوالجن و بروایت ابو موسی اصفہانی نام اسکا طارہ نوس تھا اور صاحب روضۃ الصفا
و عجائب القصص و مدارج النبوۃ بھی اس روایت سے متفق ہین پس جسطرح انسان کا سلسلہ
توالد و تناسل حضرت ابوالبشر آدم صفی علیہ السلام سے چلا ویسا ہی جنہ و دیوان و شیاطین کا
طرز خلقت صلب طارہ نوس سے جاری ہوا اور جو طریقہ توالد اولاد کا صلب پدر و رحم مادر سے

انسان مین حق جل وعلانے معین رکھاہے وہی صورت جنہ کیواسطے ہے کہ ان مین بھی زن ومرد و خواہش نفسانی موجود ہین اور طارہ نوس کا نام کتب لغت مین مارج بھی لکھاہے۔

دفع دخل

اگر کوئی شخص شبہ لاوے کہ خلقت جنہ عین نار سے ہے اور پیدائش دیوان وشیاطین کی ظلمت دخانی نار سے کی گئی پس ان دونون قسم کی قومون کا توالد وتناسل ایک ہی شخص سے ہونا بعید از قیاس ہے مخلوق عین نار یعنے جنہ ومخلوق ظلمت دخانیہ یعنی دیوان وشیاطین کا مورث علیحدہ علیحدہ ہوناچاہیے تھا

جواب یہ ہے

کہ جسطرح عین نار ودخان کا اصل مادہ وجنس ایک ہی البتہ صفت مین فرق ہی ویسے ہی جنہ ودیوان وشیاطین ایک ہی نوع سے ہین صرف صنفی فرق ہے اسکے واسطے خلقت جداگانہ کی ضرورت نہین ہے جب تک کہ نوعیت مغائر نہو جنس کے معنی لغت مین یہ ہین کہ جسمین چند قسمون کی چیزین ایک ہی مادہ کی شامل ہون اور بہ اصطلاح منطقیان جنس اسکو کہتے ہین جسکے تحت مین چند نوع انواع اشیا سے داخل ہون اور نوع اسکو کہتی ہین کہ اسکے تحت مین افراد متعددہ شامل ہون اور وہ متفق الحقیقۃ ہون اور صنف اسکو کہتے ہین جسکے تحت مین افراد مقید ہون مثال اسکی یہ ہو کہ حیوان ایک جنس ہی جسمین بہت انواع شامل ہین اور ایک نوع اس کی انسان بھی ہے جسکو حیوان ناطق کہتے ہین اور وہ بنی نوع انسان بولاجاتاہے نہ کہ بنی جنس انسان یا بنی صنف انسان پس نوع انسان مین بہت اصناف ہین جواکل فرد مین افراد الانسان کے شامل ہین جیسے کہ ایک نوع انسان مین مختلف امزجہ کے لوگ ہوتے ہین مثلاً ایک شخص حلیم الطبع اور ایک شخص مغلوب الغیظ ایک مجہول الکیفیۃ ایک تیزمزاج ایک لاغر ایک فربہ ایک کمزور ایک قوی وغیرہم اور اس کی تصدیق وزیادہ صراحت اصول طبی سے اگر غور کیاجاے اور بر تقرر کیفیت ومخالفت مزاج ہر فرد بنی نوع انسان کے ہوسکتی ہی کہ کل انسان نوعیت مین ایک ہین مگر مزاج ہر ایک کے مختلف ہین جو کہ صنفی فرق سمجھاجاتاہے یعنی چار ارکان سے جن کو اربع

عناصر بھی کہتے ہین کل اجسام انسان نے ترکیب پائی ہے اوران ہی چار ارکان سے جو فی نفسہ اجسام بسیط غیر مرکب اور اجزاے اولیہ بدن انسان کے چار اخلاط پیدا کیے گیے اوران سے مزاج انسان بنایا گیا جو بہ تفاوت کیفیات ہر فرد کا علحدہ علحدہ با وصف تواحد نوعیت کے واقع ہوا ہی اور بسبب اختلافی اسکا افراط و تفریط ان ہی اخلاط اربعہ کا ہی جسمین ہر فرد انسان مغائر ایک دوسرے کا ہی لیکن اس صنفی اختلاف امزجہ افراد بشر سے یہ لازم نہین آتا کہ ہر صنف بنی نوع کیواسطے ایک ابوالبشر جداگانہ خلیفۂ ارض کیا جاتا اور اس سے سلسلہ توالد و تناسل ہر صنف کا علحدہ علحدہ جاری ہوتا پس یہی کیفیت بعینہ خلاقت و ترکیب بنی جان کی ہی اور نیز دیوان و شیاطین کی جو ایک مورث سے وجود مین آئے اور اول مخلوق کہے جاتے ہین ۔ وجہ دوم یہ کہ جنہ بمقابلہ دیوان و شیاطین جنس عالی سے ہین اگرچہ منطقیہ اصطلاح مین جنس عالی اسکو کہتے ہین جو اپنے اشال کے جمیع اجناس کے فوق ہو مثلاً جوہر فوق جسم مطلق کے ہی اور جسم مطلق فوق جسم نامی کے ہی اور جسم نامی فوق حیوان کے ہی اور حیوان فوق انسان کے ہی اسیوجہ سے انسان کو نوع سافل کہتے ہین مگر جنہ کہ لغتہً بمقابلہ دیوان و شیاطین بلحاظ خلقت عین نار کے جنس عالی سے ہین لہذا مخلوق ظلمت دخانی دیوان و شیاطین پر فائق ہین لیکن مغایر النوع نہین ہین جسکے واسطے جداگانہ مورث سے خلقت لازم آوے ۔

رجوع بہ قصہ

طارہ نوس کی اولاد کثیر لاتعد و لاتحصے جب کل بسیط مسبع مین ہمچو مور و ملخ عالمگیر ہوگئی تب خداوند عالم نے ایک شریعت سے انکو مکلف کیا چنانچہ خود طارہ نوس اور اسکی کل اعقاب و احفاد نے بمتابعت شرعی تا مدت ایک دورۂ ثوابت کہ نزدیک حکماے اولین کے چھتیس ہزار سال کا ہوتا ہے بفراغ خاطر و عیش و اطمینان بساط زمین پر بسر کی بعد انقراض اس مدت کے اس قوم نے بمقتضاے جبلت ناری کہ مظہر تجلیات قہری ہی آغاز تمرد و عصیان کرکے راہ طغاوت و استکبار اختیار کی جبار منتقم نے بعد ختم حجت جمیع ان مستکبران و منحرفان راہ راست کو عذاب الیم و عقوبت ہاے سخت و مختلفہ مین مبتلا کرکے معدودے چند انفسے باتقیا داوامر درگاہ عزت و جلالت

نوٹ حاشیہ اس صفحہ کا صفحہ ۲۲ مین ہے ۔

قوم شیاطین جنؔ سے ہی جو ظلمت دخانی نار سے مخلوق کیے گئے ہین اسکے باپ کا نام خبیث ہی بصورت ایک شیر کے اور اسکی مادر کا نام نبلیث ہی بشکل گرگ ان دو موذیون سے یہ فرزند ناہموار موذی خلائق وجود مین آیا جسمین مان اور باپ دونون کا اثر موجود ہے انسان ضعیف البنیان کے شکار کرنے مین توشیر ہے جسکا مارا بچتا ہی نہین اور مکاری و مغالطہ ہی مین گرگ ہے جسطرح سے وہ موذی اپنے کو شکار کے وقت چھپاتا ہے اور دھوکا دیکر لے بھاگتا ہے وہی خاصہ اسکا یہ ہے یہ بدسرشت طفلی ہی مین ایسا خود بین و مغرور تھا کہ آداب و حقوق والدین کا لحاظ اسنے کبھی نہین رکھا پس بواسطۂ نافرمانی و اتلاف حق پدری یہ ملعون اپنے باپ کی لعن و نفرین مین گرفتار تھا اسکا قومی نام عزازیل ہے اور کنیت اسکی بومرہ ہے اور بعد راندۂ درگاہ ہونے کے جو نام اسکے ہوے وہ کتب مبسوطہ سے مؤلف نے حسب صراحت ذیل منتخب کیے ہین اور ایک نقشہ بہ ترتیب حروف[1] تہجی ذیل مین لکھدیا ہے جسمین کل اسماے لعنت افزاے اس ملعون کے مجموعی لکھدیے اور شرح ان کی معنون و وجہ تسمیہ کی نقشہ کے نیچے اسم وار کتب لغت و تفاسیر سے جانچ کے لکھا ہے

نقشہ اسمای نکابت[2] انتمای عزازیل ملعون

حروف ابجد	نام				کیفیت
ا	ابلیس	اہرمن	اہرم	.	.
ب	بومرہ	.	.	.	کنیت ابلیس لعین کی ہی
خ	خبیث	خناس	خطیب اہل النار	.	.
ش	شیطان	شیخ نجدی	.	.	.
ع	عزازیل	.	.	.	یہ نام قومی زبان ابلیس ملعون کا ہے
غ	غوی	.	.	.	.

[1] حروف تہجی الف بے سے مراد ہے [2] نکابت دشمن کو ایذا پہونچانا ۱۲

م	معلم الملکوت	مرتد	مرید	مارد
نام پدر ابلیس ملعون خبیث ہمشکل شیر	اور اسکے فرزند اول کا نام مرہ ہے بن عزازیل			نام مادر ابلیس ملعون نبلیث صورت گرگ

شرح الاسمار

بھیج اے رب مرے ابلیس لعین پر لعنت | منکر حکم خدا دشمن دین پر لعنت

اول ابلیس اسکے معنی لغوی ناامید رحمت خدا سے چونکہ رحمت خدا سے وہ ملعون دنیا و آخرت مین قطعی محروم ہے لہذا اس نام سے موسوم ہوا۔

دوم اہرمن اس لفظ کے معنی لغت مین فاعل شر کے ہین جوکہ ابتداے خلقت سے تا نفخ صور کوئی قول وفعل اس کا شر و فساد سے خالی نہین ہے اور نہوگا لہذا یہ نام رکھا گیا

سوم اہرم اسکے معنی لغت مین کفچہ مار کے ہین شیطان ملعون کے ساتھ اس لفظ کو دو طرح سے مناسبت ہے اول یہ کہ کفچہ مار کے اندر یعنے سانپ کے منہ مین بیٹھکر پوشیدہ طور سے یہ مردود جنت مین حضرت آدم و حوا علیہما السلام کے پاس گیا تھا۔

دوم جس طرح کفچہ مار مین زہر ہلاہل بھرا ہے اور اس کا کاٹا ہوا چارہ پذیر نہین ہوتا اسی طرح اس موذی کا کاٹا جان بر نہین ہوتا

ب

بومرہ یہ نام اضافی ابلیس ملعون کا ہے یعنی اس کی کنیت ہے اور کوئی صراحت اس کی کتب تفاسیر ولغت مین نہین پائی گئی

خ

خبیث بمعنی پلید و ناخوش چونکہ ظاہر و باطن اس شقی ازلی کا پلید ہے بسبب اسکے کہ حق فراموش و ناحق کوش ہے اور ہمیشہ افعال حسنہ سے ناخوش رہتا ہی لہذا خبیث کہا گیا۔ دوم خناس۔ حضرت خاتم المحدثین مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی رحمہ اللہ اپنی تفسیر پارہ عم مین ارقام فرماتے ہین کہ خناس کے معنی اصلی بھاگ جانے والے کے ہین یہ صفت دو طور سے اس ملعون سے ظہور پذیر ہوتی ہے۔

اول یہ کہ یہ بات اسکی خلقی ہی کہ ہمیشہ ذکر خدا تلاوت قرآن مجید مقابلہ ملائکہ سے بھاگتا ہے
دوم یہ کہ انسان سے گناہ کراکے یہ مردود فورًا بھاگ جاتا ہی جبکہ اپنا کام پورا کر چکتا ہے
جیسے ٹھگ وراہزن کہ بہزار مکر وفریب مغالطہ دیکر راہ باٹ مین مسافر کو لوٹ مار کے
چل دیتے ہین اور حاکم کو تلاش وتجسس سے نہین ملتے ایسا ہی یہ مخفی وناپدید دشمن ہی
سخت مشکل ہے کہ جو دشمن علانیہ مقابلہ کرے گو کیسا ہی قوی تر ہو مگر ممکن ہی کہ متضرر کا بھی
کوئی وار اُسپر پڑ جاوے جس سے وہ غریب ہلاکت دشمن واپنے بچاؤ کی امید کر سکے اور
غائب دشمن کے اضرار سے خدا ہی جسے بچاوے وہ محفوظ رہ سکتا ہے لہذا آدمی کو
چاہیے کہ ہروقت اسکے شر سے بچنے کی دعا بامید اجابت بارگاہ احدیت مین مانگا کرے اللہم احفظنا
سوم خطیب اہل النار بعد بعث ونشر کے خداوند عالم کل اہل النار کا جو عالم حیات مین
اسکے مقتدی تھے خطیب بناوے گا یعنے ان پر نفرین کرے گا کہ کیون تم نے میرا کہا مانا
جو یہ روز بد تم کو دیکھنا پڑا اب ہمیشہ اسی عذاب مین رہو

سخ

اول شیطان اسکے معنی لغت مین دیو سرکش وفریب دہندہ کے ہین اور لفظ رجیم جو اسکے
نام بدبین ونامسعود کے ساتھ لگایا جاتا ہے اسکے معنی نکالا ہوا اور بھگایا گیا درگاہ الٰہی سے
یا ریاض جنت سے۔ یا طبقات سمٰوات سے۔ یا گروہ ملائکہ سے۔ لہذا یہ نام اس ملعون
کا رکھا گیا۔ دوم شیخ نجدی۔ اس نام مرکب الالفاظ کے معنون کی صراحت قصہ طلب ہی
وہ یہ کہ کفار قریش شہر مکہ مین بقصد ہلاک وبے ادبی وضرر رسانی جناب سرور انبیا علیہ التحیۃ
والثنا کے جبکہ بغرض مشورت باہمی وصلاح کاریکدیگر ایک مخصوص مقام پر جمع ہوکر ہر قسم کی
تدابیر وشورے اپنی اپنی رائے کے موافق مخفی طور سے کرنے لگے وہان یہ ملعون بھی بصورت
ایک پیر مرد کے ظاہر ہوکر عمدہ عمدہ صلاحین بتلانے لگا چونکہ ارباب جلسہ سب اس
سے نا آشنا تھے اور وہ صحبت ان کی تخلیہ ورازداری کی تھی لہذا سب نے متوجہ ہوکر
اپنا ہمدرد دیکھکے پوچھا کہ اے یگانہ آفاق ومرشد کامل آپ کہان سے تشریف لائے ہین

اور اسم شریف آپ کا کیا ہی کہ ایسے عاقلانہ و پر فطرت تدابیر ایسے امر عظیم و کار اسم مین ہم کو آپ بتاتے ہین تب اس ملعون نے براہ مکر و شدید بیان کیا کہ مین شیخ ہون اور شہر نجد کا باشندہ وہین سے آتا ہون اور تمہارا شریک وہمدرد اس ارادے کے پورا کرنے مین ہون کیونکہ مجھسے زیادہ کوئی دشمن قوی اس عالی منزلت شخص کا نہین ہی جسکے واسطے یہ مشورے باہمی تم لوگ کرتے ہو اسوقت سے وہ لوگ بہت تعظیم اسکی کرنے لگے اور بخطاب شیخ نجدی اس سے ہمکلام ہوتے تھے لعنت اللہ علیہ

ع

عزازیل یہ نام ابلیس ملعون کا قومی ہی زبان جنہ کا لہذا زیادہ صراحت کی ضرورت نہین ہی

غ

غوی بمعنی گمراہ یہ مقام عبرت ہے کہ جو شخص معلم الملکوت رہا ہو وہ خود گمراہ ہو جاوے کہ نام اس کا غوی رکھا جائے

م

معلم الملکوت یعنی سکھانے والا فرشتون کا علوم علویہ و احکام قضا و قدر سے دوئم مرتد اسکے معنی برگشتہ ہونے والا دین حق سے اور وہ اسلام ہی اس ماموں کی روگردانی حکم الہی سے ظاہر ہے لہذا مرتد نام رکھا گیا۔
سوئم مرید بمعنے متمرد و سرکش و منکر حکم خدا چونکہ یہ سب صفتین شیطان ناہنجار مین موجود ہین لہذا اس لفظ سے بھی موسوم کیا گیا۔
چہارم مارد بمعنے دیو روگردان و سرکش و متمرد کے ہے لہذا عزازیل کا نام رکھا گیا

ذکر اقسام شیاطین لعنۃ اللہ علیہم اجمعین

منکر حکم خدا دشمن دین پر لعنت	بھیج اے رب امرے ابلیس لعین پر لعنت

اول جنہ اگرچہ عین نار سے خلق کیے گے ہین مگر بعض انکے جنکی سرشت مین ظلمت دخانی غالب ہی اور وہ من قبیل کفار و فساق و اشرار ہمنفس و ہم کردار شیاطین ملاعنہ کے ہین

ہمیشہ اولاد آدم کی مخالفت مین جو ان کی جبلی عادت ہے رہتے ہین اور مثل اپنے بغاوت وفسق وفجور کی طرف انسان کو رجوع وراغب کرتے ہین۔
دوئم دیوان مرتد جوارذل قوم جنہ سے ظلمت دخانی ناریہ سے بنائے گئے ہین انسانی اقوام سے ان کی یہ مثال ہے جیسے چمار وکوری وبھنگی وغیرہم اور وہ قوم مثل بہائم کے جاہل وناتربیت یافتہ غیر مہذب وبے مشرب ہین اور شرفاے جنہ کے افعال واطوار وطرز معاشرت کے بالکل مغائر ہوتے ہین اور انسان کے قطعی دشمن ہین جہان تک اُنسے ہوسکتا ہے اور قابو پاتے ہین ان کی ضرر رسانی مین ساعی رہتے ہین اور اس سے زیادہ کوئی اور اپنی فلاح کا نہین سمجھتے ہین۔
سوم خاص شیاطین جو اولاد عزازیل ملعون کے ہین اور ہر قسم کی قوت سے کامیاب کیے گئے ہین وہ اشقیا تو انسان کے خراب وبرباد وتباہ کرنیکے واسطے امور دینی ودنیوی دونون مین جڑا ہی ٹھانے ہوئے ہین اور کثیر الاعداد ومفرط الافراد ہین خدا ہی اُن سب سے محفوظ رکھے
چہارم نفس امارہ جو بدخواہشون کی طرف رغبت دلاتا ہی اور ہر فرد بنی نوع انسان کیساتھ جسم کے اندر خلق کیا جاتا ہی خواہ وہ کافر ہو یا مسلم نبی ہو یا ولی عورت ہو یا مرد اور اصل مین وہ شیاطین جنہ سے ہے اور اسی کا نام ہمزاد رکھا گیا ہے جو تا دم مرگ ہر فرد بشر کے ساتھ ہی اور اسکی ماہیت ونوعیت خلقت اور اسکے اقسام کی صراحت آگے انشاء اللہ تعالے اپنے موقع پر لیجائیگی ناظرین بانمکین یاد رکھین کہ اس نوع چہارم کے شیاطین کی صراحت اس جگہ ملاحظہ فرما کے اپنا اطمینان فرمالین اور نیز ایسے نوع چہارم کی افراد تین قسمون مین نامزد ہین جنکی کل کی شرح حقیقت حال اس جگہ انشاء اللہ تعالی کی جاے گی نفس امارہ ہمزاد غول بیابانی۔جنکو باصطلاح عوام بالتخصیص بھوت پریت کہتے ہین۔
پنجم شیطان انسی یہ سب اقسام شیاطین مذکورہ بالا جنی ہین اور شیطان انسی علاوہ انکے ہی جسکی بابت خداوند عالم آخر سورۂ قل اعوذ برب الناس مین خبر دیتا ہی کہ الذی یوسوس فی صدور الناس من الجنۃ والناس اسکی شرح بھی نوع چہارم کے ذیل مین بعون اللہ المستعان بیان کی جاوے گی۔

اعداد شیاطین ملاعنہ یعنی بمقابلہ قوم انسان کے کسقدر ہین

بھیج اے رب مرے ابلیس لعین پر لعنت | منکر حلم خدا دشمن دین پر لعنت

تفسیر بحر مواج مین بحوالہ تفسیر مغنی روایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے کہ حق تعالیٰ نے ملائکہ وشیاطین وجن وانس کو پیدا کرکے دس جزو کیے نو جزو ملائکہ خلق کیے اور ایک جزو مین شیاطین وجن وانس ہین پھر اس ایک جزو شیاطین وجن وانس کے دس حصے کیے نو حصے شیاطین بنائے اور ایک حصہ مین جن وانس پھر اُس ایک حصہ جن و انس کے دس حصے کیے نو حصہ جن ہین اور ایک حصے انسان ضعیف البنیان ہین پھر اس ایک حصہ انسان کے پچیس حصے کیے انکے منجملہ چوبیس حصے کافر اور ایک حصہ مسلم ہین پھر اس ایک حصہ اہل اسلام کے تہتر فرقے کیے ازانجملہ بہتر فرقے ناری و گمراہ ہون کے ہین صرف ایک حصہ ناجی ہو العیاذ باللہ

روایت دیگر

ایک مرتبہ ابلیس لعین خدمت با سعادت جناب سرور انبیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین جب المطلب حاضر ہوا حضرت نے اس ملعون سے تعداد شیاطین دریافت فرمائی اُسنے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپکی حضوری مین مجھے بجز راست گوئی کے اور کوئی چارہ نہین ورنہ میرا یہ شعار نہین کہ کبھی کسی شخص سے سچ بولون اصل یہ ہے کہ کل اولاد آدم سے دس حصے زیادہ چوپایے حیوان ہین اور کل آدمیون اور چوپایون سے دس حصے زیادہ پرند جانور یعنے طیور ہین اور کل آدمیون اور چوپایون اور پرندون سے زیادہ دس حصے جنہ ہین اور کل آدمیون اور چوپایون اور پرندون اور جنہ سے دس حصے زیادہ شیاطین ملعون ہین اور کل آدمیون اور چوپایون اور پرندون اور جنہ و شیاطین ملاعنہ سے دس حصے زیادہ یاجوج وماجوج ہین اور کل آدمیون چوپایون اور پرندون اور جنہ و شیاطین و یاجوج وماجوج سے دس حصے زیادہ ملائکہ ہین۔ اب غور کرنا چاہیے کہ اگر جزو قلیل تعداد انسان سے کل اقسام شیاطین کا موازنہ کیا جائے تو بے مبالغہ فی کس انسان پر ہزارہا شیاطین مسلط ہین جو بوجہ عداوت جبلی و مخالفت نامہ ہر وقت آدمی کے اغوا و ضرر رسانی کے درپے ہین اور طرہ یہ کہ غائب

ہین کوئی نمایان بمقابل نہین ہے ایسے اعداے قوی ومخفی واندرونی وبیرونی سے ایک فرد انسان ضعیف البنیان کا محفوظ رہنا بجز قدرت مالک الملک اور کسی کے امکان مین نہین آدمی کا بچنا اپنی جنس کے ایک دشمن مساوی القوی سے دشوار ہوتا ہے چہ جائیکہ ایک ایک فوج حریفان قوی ومخفی وپُرزور وفریب کار لکل فرد من افراد الانسان کے لیے دست بقبضہ مہیاے قتل ہین مطابق مصرع بارہ تو خنجر ایک گلو وامصیبتا۔ ایسی آفت سے بچنا محال ہے اللھم احفظنا منھم اسیطرح ایک اور قابل شنید ہے وھو ہذا

ظرفہ

سانس دیکھی تن بسمل مین جو آتے جاتے ۔۔۔ اور چرکا دیا جلا دنے جاتے جاتے

صاحب روضۃ الصفا حدیث فتنۂ سلیمان علیہ السلام کے واقعہ مین لکھتے ہین کہ جب صخر مارد جن یا اسد یو جن نے انگشتری حضرت سلیمان علیہ السلام کی چرائی اور اسکی بدولت وہ نابکار متماثل لشکل سلیمان علیہ السلام ہوکر خود سریر آراے سلطنت ہوا اور سلیمان علیہ السلام پریشان وآوارہ دیار وامصار بعیدہ ہوگیے یہ موقع اس ناہنجار نے غنیمت سمجھ کے اپنے عہد منحوس مین ہزارہا نامشروع امر جاری کردیے اور کل ممنوعات ومنہیات شرعی کا رواج اسوقت کی مخلوق مین پھیلا دیا بعد ایک مدت ممتد کے جب پھر انگشتری سلیمان علیہ السلام نے بہ یاوری بخت وتائید غیبی پا کر اپنے تخت شاہی پر جلوس فرمایا اول اسی صخر مارد جن کو مع کل اسکے متابعان وہمنفسان قومی کے گرفتار کرکے مقید بہ سلاسل مستحکم واغلال گران بار وعذابہاے شدید کیا اور قعر دریا مین پانی کے اندر ڈالوا دیا جسکی خبر کلام مجید مین خداوند عالم نے دی ہے پس وہ کل گروہ جنہ محبوس پس از مرور دہور وانقضاے قرون کسی وجہ سے رہا ہوکر جماعت موجودہ عہد ہذا مین آملے وہ ملاعنہ سب سے زیادہ عدو جانی اولاد آدم کے ہین کیونکہ مخالفت پیشین بسبب انتزاع بود وباش روے زمین توان کو آدمیون سے تھی ہی دوبارہ قید سلیمان علیہ السلام مین رہ کر اور زیادہ خصومت انکو جنس بشر سے ہوگئی اور ہم لوگون کے مضرت خواہ ہین مصدق اس واقعہ کی یہ حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ہے سیخرج فی آخر الزمان شیاطین اوثقھم سلیمان بن داؤد فی البحر یجالسونکم ویعلمونکم سنن دینکم

فلا تقبلوا منھم یعنے قریب ہے نکلین بیچ آخر زمانہ کے شیاطین جنکو قید کیا سلیمان بیٹے داؤد علیہما السلام نے بیچ دریا کے وہ بیٹھین گے تمھارے پاس مجلسون تمھارے مین اور سکھاوینگے تم کو باتین اپنے دین کی پس چاہیے کہ نہ قبول کرو تم ان کو - اگر کوئی شخص کہے کہ وہ آخر زمانہ خروج جنہ شیاطین مجبوس کا ابھی نہین آیا تو ہم اپنے عہد کی نیچرل سے ضرور ثابت کردین گے کہ وہ ملعون قید سے چھوٹ کر ضرور آے ہین اور عزازیل اپنے مرشد سے بڑھ کر کام کر رہے ہین اور ضرور با قرار لسانی و تصدیق قلبی کہین گے کہ صدق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یعنے جو کام عہد سلیمان علیہ السلام مین اسنے موقع پا کر کیے تھے اس سے زیادہ اب کر رہا ہے

بیان صعود نامسعود و عروج باخروج ابلیس پر تلبیس بہ اوج فلکی بہ حمایت ملکی

بھیج اے رب مرے ابلیس لعین پر لعنت	منکر حکم خدا دشمن دین پر لعنت
کجا بودم اکنون فتادم کجا	عنان سخن شد زچنگم رہا
بہ شست آدرم بار دیگر چو حوت	بفرمان حی الذی لا یموت
دگر بارہ پر گفت کو آدمم	بہ تقریر شیطان نکو آدمم

القصہ جب عزازیل ملعون بقید ملائکہ اسیر ہوا اسکی ظاہری وجاہت و قابلیت و نوعمری و شروع شباب دیکھکر اسکے قتل سے فرشتے باز رہے اور رسیلان اسکے پرداخت کا کر کے بعد حصول اجازت کے حضرت رب العزت سے اپنے ہمراہ آسمان دنیا پر لیگئے اور اپنی حمایت ملکوتی مین اسکو رکھکے تعلیم علوم علویہ دینے لگے اور اسکی قابلیت و صلاحیت و استعداد روز بروز ترقی پانے لگے یہانتک کہ تھوڑے ہی عرصہ مین اس درجہ پر فائز ہوا کہ ملائک کی تعلیم پر مامور ہو کر خطاب معلم الملکوتی حاصل کیا اور بروایت دیگر اسکے عروج آسمان کی یون بھی نقل کی گئی ہے کہ عزازیل ملعون بسبب افساد و طغیانی جنہ بغاوت شعار و ارتکاب معاصی کبیرہ انکی کے اسنے علیحدہ ہو کر کنج عزلت و زاویۂ تنہائی مین بعبادت

ملہ یعنی بابسر جانا اور بغاوت کرنا ۱۲

خداگوشہ گیر ہوا فرشتون نے بعد قتل وقمع جنہ کے اسکی ریاضت وعبادت دیکھکر جناب احدیت
مین عرض کیا کہ الٰہی ایسا مطیع اور مستقیم الطاعۃ درمیان گروہ ملائکہ کے چاہیے نہ کہ ظلمت کدہ
خاکدان فانی مین تب عالم الغیب ودانائے سر وخفیات نے باجابت درخواست ملائکہ
اس ملعون کو باوج فلک ترقی بخشی چنانچہ اس بدانجام نے ایک مدت درازتک آسمان
دنیا پر عبادت کی یہانتک کہ آسمان دوم کے ملائکہ مقربین نے اسکی یکجائی چاہی وبہ اجازت
قادر مطلق اس بدسرشت کو آسمان دوم پر لے گیے ہکذا الی سماء السبعۃ یعنی اسی طرح ساتون
آسمانون کے فرشتون نے اسکی خواستگاری کرکے تابہ فلک ہفتم پونہچایا بعد اسکے رضوان نے
اسکا یہ تقرب واختصاص دیکھکر بصد گریہ وزاری درگاہ صمدیت مین التجا کی کہ الٰہی حبطرح سے
مقربان سموات اسکی صحبت وطاعت سے محظوظ وبہرہ ور ہوے اگرچند روز وہ مقیم جنت
کیا جائے تو مین بھی اُس کے فوائد ولذائذ سے محروم وناکام نہ رہون بالآخر بحکم
احکم الحاکمین وہ دشمن دین جنت مین بمصاحبت رضوان بھی گیا اور ایک مدت وہ بدباطن
ریاض خلد مین رہا لکھا ہے کہ وہان بھی یہ ملعون بہ تعلیم ملائکہ مصروف ومشغول رہا اور
اس کی مجلس وعظ زیر قائمہ عرش مجید منعقد ہوتی تھی اور ایک منبر یاقوت احمر کا وہان
نصب ہوتا تھا اور سکے اوپر علم نور ایستادہ کیا جاتا تھا اس منبر پر یہ حیلہ ساز بیٹھکر وعظ
کہتا تھا اور اس قدر ملائکہ اس مجلس مین جمع ہوتے تھے کہ ان کی تعداد بجز علام الغیوب اور
کوئی نہین جانتا تھا اور اس کی شہرت وعظمت جنس ملائکہ مین اسدرجہ تھی کہ کسی ملک مقرب کو
بدء خلقت سے نہین حاصل ہوئی اور نہ کسی فرشتے کو اسکے علوم واسرار پر عبور ہوا

ناموری ابلیس لعین کی بہ تدارک قوم جنہ کفرہ اور اترنا اسکا آسمان سے روی زمین پر بافوج ملائکہ

منکر حکم خدا دشمن دین پر لعنت		بھیج اسے رب مرے ابلیس لعین پر لعنت

بالجملہ جب کہ اس ملعون ومردود کی عبادت کو مدت درازافلاک پر گذر گئی اور زمین پر بنی جان

جب طول زمان، وانقلاب دوران جزائر وخرابہ ہاے عالم سے نکل کر جماعت عظیم و فوج کثیر زائد از مور وملخ ہوگئے اور کل روے زمین پر متصرف ہوکر طاعت الٰہی وطریق سداد وخداشناسی سے منحرف وروگردان ہوگئے تب عزازیل نے بحضرت ملہم الرشاد استدعاے ہدایت اُس قوم باغیہ کی بذریعۂ خود ملتمس کی وہ مقرون باجابت ہوئی اور یہ تا لکار با فسری جماعت ملائکہ زمین پر اتر کر بدعوت جنیان مشغول ہوا چنانچہ ایک جماعت قلیل نے مطیعان وصالحان جنہ سے اس ملعون کی حضوری مین حاضر ہوکر اطاعت وفرمان پذیری اختیار کی اور اشرار کل اس قوم باغی کے منحرف ومخالف رہے۔

بھیجنا عزازیل کا رسولان پیغامبر کو پاس اکابران وعظماے طائفۂ باغیہ جنہ کے بدعوت ایمان اور مخالفت انکی بقتل رسولان

بھیج اے رب مرے ابلیس لعین پر لعنت		سنکر حکم خدا دشمن دین پر لعنت

عزازیل مرتد نے ایک شخص کو جماعت مطیعان وصالحان سے کہ نام اس کا سہلو طلیث ابن بلاہت تھا برسالت خاص بغرض ہدایت عام سردار واکابران طائفۂ باغیہ کے پاس بھیجا ان اشرار نے بغایت طغیانی وبیباکی رسول مرسلہ کو شہید کر ڈالا لیکن عزازیل کو اسکی خبر نہین ہوئی بعد انتظار معاودت اسکی کے دوسرے شخص کو بھیجا اسکا انجام بھی یہی ہوا غرضکہ عزازیل مردود اسی طرح ناصح وواعظ ان بدسرشتون کے پاس بھیجتا تھا اور وہ کمبخت اُسے قتل کر ڈالتے تھے آخر کار جبکہ کوئی رسول اسکا مرسلہ نہ لوٹا نہ کچھ اسکو جواب ملاتب عاجز آکر ابلیس پلید نے آسف بن یاسف جن کو کہ نہایت عاقل وذوفنون اپنے امثال مین تھا ان ملاعنہ کے پاس بھیجا مخالفان سفاک[1] نے چاہا کہ آسف کو بھی شربت شہادت چکھا دین مگر ازبسکہ یہ چالاک و ہوشیار تھا انکے ارادے پر اطلاع پا کے بلطائف الحیل وحسن تدابیر وافکار خود چنگ مرگ سے بچکر فوراً مراجعت کی اور ابلیس شقی سے کل کیفیت مقتولان سابق ونیز سرگذشت اپنی بیان کی ابلیس پر تلبیس نے اسوقت کمال غیظ وغضب مین آکر درگاہ منتقم حقیقی سے اجازت انتقام چاہی وہ قبول ہوئی بعد حصول اجازت فوراً باجماعت کثیر وفوج باسطوت ملائکہ ہمراہیان اپنے کے

[1] سفاک یعنی خونریز ۱۲

کا ایک دن اس جہان کے ہزار سال کے برابر ہے آپ پر لعنت کی اور یہ نہ سمجھا کہ مین اپنے اوپر لعنت کرتا ہون -

روایت دیگر متعلق قصۂ ہذا

منقول ہے کہ ایک روز ابلیس نے لوح محفوظ پر نگاہ کی لکھا دیکھا کہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم اسنے نہایت تعجب سے پوچھا کہ خداوندا شیطان رجیم کون ہی جس سے پناہ مانگنا چاہیے ارشاد ہوا کہ ہمارے بندون سے ایک بندہ ہی جو انواع و اقسام کی ہماری نعمتون سے مخصوص کیا جائیگا اور انجام کار بسبب ایک نافرمانی کے مخذول و منکوب ہو کر مورد لعن ابدی ہوگا اس نے عرض کیا کہ اے رب میرے مجھے اس ملعون کو دکھاوے کہ مین اس شقی ازلی کو ہلاک کر ڈالون حکم ہوا کہ سَوۡفَ تَرَاہُ یعنی جلد تو اُسے دیکھے گا

روایت دیگر

لکھا ہی کہ عزازیل ملعون ہزار سال کا ایک سجدہ زمین و آسمان پر کرتا تھا جب سر کو اٹھاتا زمین سجدے پر یہ لکھا دیکھتا کہ لعنۃ اللہ علےٰ ابلیس اس کے مطابق یہ بھی کہتا کہ لعن اللہ علیٰ ابلیس - چنانچہ ملا محمد معین کاشفی رحمۃ اللہ علیہ اپنے رسالہ منظوم مین فرماتے ہین

نظم

شنیدم کہ شیطان بروز نخست	از اسرار غیبی یکی نکتہ جست
نظر کرد بر لوح دید از قضا	کہ حکمش چنین میکند اقتضا
کہ یک برگزیدہ ز خیل ملک	درافتد ز اوج سما تا سمک
بہ یک ترک فرمان ز بونش کنند	ز جمع ملائک برونش کنند
درافتد ز بسیاری رنگ و بو	ز صدر ملک تا بہ پا گاہ او
چو بر سر غیب اطلاعش فتاد	بہ نفرین و لعنت زبان برکشاد
چنین دیدہ ام کان سیہ روزگار	بخود کرد لعنت بسالے ہزار
تو اے ہوشمند از سر عقل و ہوش	نکوئی طلب کن بہ نفرین مکوش
ہر آنکس کہ نفرین بدی کند	یقین دان کہ نفرین خود می کند

شروع داستان تمرد وبناے مخاصمت وتخم کینہ و حقد وحسد ابلیس لعین کی ابوالبشر حضرت آدم علیہ السلام واولادان کی سے تاقیام قیامت

منکر حکم خدا دشمن دین پر لعنت	بھیج اے رب مرے ابلیس لعین پر لعنت

علماے مورخین بکمال تحقیق یون رقمطراز ہین کہ ابلیس ملعون جب سلطنت خلافت روے زمین پر مسلط ہوکر باجماعت مطیعہ جنہ وفوج فارغ ملائکہ وجماعت کثیرہ متابعان خود باطمینان تمام متمکن لبساط زمین ہوا اور دل اس خاکدان فانی پر جماکے اپنی سلطنت وحشمت وشوکت وجامعیت وحکومت وبادشاہت کی ہمیشگی وابدیت کے اوپر یقین کرچکا تب ایک روز بمقتضاے بدباطنی وخبث طینتی اپنی کے کل معشر ملائکہ ہمراہیان اپنے سے اسنے پوچھا کہ اگر خداوند عالم کوئی دوسرا خلیفہ ورا‌ے میرے خلق کرنا تجویز فرمادے توتم سب کیا کروگے سبھون نے متفق اللفظ ہوکر کہا کہ اے خلیفہ بجز انقیاد وسرافگندگی کے اور ہماری کیامجال ہے جو احکام قضا وقدر ومشیت خالق اکبر مین ہم دم مارسکین یہ جواب سنکر غور کرنے لگا کہ کیا کرنا چاہیے کیونکہ جب میری اور خداوند عالم کے درمیان کوئی جنگ وجدل ہوگی تو یہ لوگ میرا ساتھ نہ دینگے کہ ناگاہ سراپردۂ قدرت ونہان خانۂ مشیت سے فرمان واجب الاذعان اِنِّی جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً بحضور جلال احدیت وپیشگاہ خالق ازلیت وابدیت سے صادر ہوا تب ملائکہ نے عرض کیا کہ اے پروردگار اس خلیفہ ثانی کے پیدا کرنے سے اگر مقصود عبادت وطاعت ورکوع وسجود وتسبیح وتقدیس کرنی ہے تو اسکے واسطے ملائکہ بس وکافی ہین اور اگر ارتکاب معاصی صغائر وکبائر وافعال شنیع ومنکر کا ہے تو جنہ کی بغاوت وخسران پر سزا جزا کیون مترتب کی جاتی ہے تب حکم مالک الملک والرقاب نافذ ہوا کہ اے ملائکہ اِنِّی اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۔ یعنی اے فرشتو اس خلیفہ مطلق کے پیدا کرنے کی علت غائی جو میرے علم مین ہے وہ تم نہین جانتے ہو یہ خطاب عتاب آمیز سنکر ملائکہ تو منفعل ونادم ہوکر معترف بہ قصور ہوے اور بالحاح وعاجزی سب سے ترسان ولرزان ہوکر

عرض کیا کہ سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَا إِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا إِنَّكَ أَنْتَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ یعنی پاک ہے تو اے اللہ نہیں ہے کوئی علم ہمکو
مگر وہ کہ سکھایا تو نے ہمکو تحقیق کہ تو جاننے والا اور حکمت والا ہے اور سب نے زیر قائمہ عرش مستون تک طواف
کیا اپنی عفو تقصیر کیواسطے مگر ابلیس ملعون کا نائرہ حقد و حسد سینہ پر کینہ و مخزن عجب دیرینہ مین مشتعل و ملتہب تھا
اور پیچ و تاب کھا کر بکمال غیظ و غضب کے کہنے لگا کہ اگر خداوند عالم اس اپنے ارادے کو پورا کرنے کا قصد
میرے خلاف کریگا تو جسطرح میرا امکان ہوگا ضرور حارج و مانع ہوکر رہونگا کیونکہ ضرور ہے یہ امر کہ
اس خلیفہ سے میری حق تلفی ہوگی بلکہ اسکے وجود مین لانے سے میرا امور سلطنت و اقتدار دائمی مین خلل پڑیگا
لہذا اس کا انسداد میرے فرائض منصبی سے ہے اور اسی وقت سے عدوے جانی خلیفہ آئندہ
کا اور مخالف احکام الٰہی کا ہو گیا اور مردود ناہنجار نے باوصف اس تبحر علم و متانت و
رزانت رائے کے یہ نہ خیال کیا کہ احکام مشیت مالک الملک قادر و توانا کا اجرا و نفاذ
کوئی مخلوق روک سکتا ہے اور جس ملعون نے ایسا خیال فاسد کیا اور دماغ بیہودہ پکایا
بجز اسکے کہ وہ خود خسر الدنیا والآخرۃ ہوا اور کیا نتیجہ پا سکتا ہے جو اس شقی ازلی کو ملا۔

بیان مفصل خطاب إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً

سنکر حکم خدا دشمن دین پر لعنت	نظم اے رب مرے ابلیس لعین پر لعنت

بعض علمائے کرام نے یون تحریر فرمایا ہے کہ یہ خطاب رب الارباب یعنے إِنِّي جَاعِلٌ
فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً یعنے مین پیدا کرنیوالا ہون بیچ زمین کے ایک خلیفہ کہ مراد آدم
علیہ السلام سے ہے اسی گروہ ملائکہ سے ہوا ہے جو زمین پر ہمراہی ابلیس لعین واسطے مقابلہ
ومقاتلہ جنہ باغیان کے آئے [illegible] زمین پر آ رہے گئے تھے اور من بعد ابلیس ہی کو [illegible]
ومعاونت [illegible] اور [illegible] انکو سے بعد سننے خطاب إِنِّي [illegible]
جواب [illegible] أَتَجْعَلُ فِيهَا مَنْ يُفْسِدُ فِيهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَاءَ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ
وَنُقَدِّسُ لَكَ [illegible] پیدا کریگا [illegible] کو [illegible] تمام [illegible]
[illegible]

ضرورت نہین تب ارشاد جناب احدیت ہوا کہ اِنِّیٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ یعنے اسکے پیدا کرنے کے مصالح مین جانتا ہون جو تم نہین جانتے اور اے ملائکہ اب خالی کرو تم بساط زمین کو کہ اسکا وارث و مکین آتا ہے۔ انکی فسادکاری سے تمنے خبر دی، ور ان کی انسداد سے قطع نظر کی۔ انکی معاصی کبیرہ تمنے یاد رکھے۔ میری مغفرت تم نے دل سے بھلا دی انکی خونریزی تمنے دیکھی۔ انکی اشک ریزی تمنے ندیکھی۔ نظر کی تمنے طرف انکے ذلت و گناہ کے نہ خیال کیا تمنے طرف اُنکے نالہ و آہ کے۔ دود عصیان انکا تمنے دیکھا۔ نور ایمان انکا تمنے ندیکھا۔ تن با حرص انکا تمنے دیکھا دل باعشق انکا تمنے ندیکھا۔ جسم نازپرور انکا تمنے دیکھا دل پُردرد انکا تمنے ندیکھا۔ ناز و تنعم انکا دیکھا۔ نیاز و تظلم انکا ندیکھا۔ دامن عصیان آلود اُنکا دیکھا۔ دل غم اندوہ انکا ندیکھا۔ ان کے فساق کا شمار کیا۔ انکے ابرار کو خارج از اعداد کیا۔ اے ملائکہ تم کو چاہیے کہ بچشم غور و نگاہ تامل اپنی تسبیح دیکھو۔ ان کی ترجیح دیکھو اپنی تحمید دیکھو۔ ان کی تفرید دیکھو۔ اپنے انوار دیکھو۔ ان کے اسرار دیکھو۔ اپنی تمجید دیکھو۔ ان کی تجرید دیکھو۔ اپنے باطن کی صفا دیکھو۔ انکے صدق دل کی وفا دیکھو اپنی خدمت دیکھو۔ ان کی عظمت دیکھو۔ اپنی قربت دیکھو۔ ان کی اطاعت دیکھو۔ اپنی خصوصیت دیکھو۔ ان کی محبت دیکھو۔ اپنی معصومیت دیکھو۔ ان کی اشرفیت دیکھو تم اپنی دوستی میرے ساتھ دیکھو۔ اور میری دوستی ان کے ساتھ دیکھو۔

اسی موقع پر حضرت سلطان العارفین مقتداے اہل یقین مولاناے جلال الدین رومی قدس سرہ العزیز اپنی مثنوی شریف مین فرماتے ہین

اشعار مثنوی شریف

معصیت کردی بہ از ہر طاعتے
آسمان پیمودۂ ہر ساعتے

بس خجستہ معصیت کان مرد کرد
نے ز خارے بر دمد اوراق ورد

نے عمر را قصد آزار رسول
می کشیدش تا بدرگاہ قبول

نے بہ سحر ساحران فرعون شان
می کشید و گشت دولت عون شان

گر نبودی سحر شان و آن جحود
کے کشیدی شان بفرعون عنود

گے بدید ندرے عصاۓ معجزات نا امیدی را خدا گردن زدست	معصیت طاعت شد ای قوم عصات چون گنہ مانند طاعت آمدست

نقل حسب حال

منقول ہو کہ امین الوحی جبرئیل علیہ السلام کو جب خلعت وجود عنایت ہوا اول انھون نے دوگانہ شکرانہ رب العزت ادا کیا اسکے اتمام مین مدت تیس ہزار سال کی گذری جب فارغ ہوئے جناب احدیت مین عرض کیا کہ اے میرے رب جسطرح مین نے تیری طاعت مین قیام کیا کسی دوسرے بندے کو میسر ہو سکتا ہی ارشاد ہوا اے جبرئیل آخر زمانہ مین ایک گروہ مین پیدا کرونگا جنکی دو رکعت نماز کہ بعرصہ قلیل مدت چند نفوس مین با عیوب کثیرہ و خاطر پریشان با ہزاران وساوس شیطانی و خیالات فاسد نفسانی و تعلقات دنیاوی وہ ادا کرینگے تیرے اس دوگانہ تیس ہزار سالہ سے فائق و مرجح ہوگی جبرئیل علیہ السلام نے نہایت تعجب و حیرت سے پوچھا کیف ذالک یا رب العلمین یعنے کسطرح یہ ہوگا اے پروردگار جہان حکم ہوا ای جبرئیل تجھے محض طاعت کیواسطے جوہر واحد نور مجرد سے پیدا کیا اور جملہ خواہش نفسانی و علائق جسمانی و تلاش معاش و دغدغہ معاد حب زن و فرزند موت کے گزند سے بری کیا وہ مسکین اگر ایک ساعت بھی اپنی روح مجروح کو مائل بطاعت کرینگے انکا نفس درپی مخالفت و شیطان آمادہ مخاصمت شہوات نفسانی سبب غفلت حب مال و منال باعث حرص کسل خلقی جسم خاکی مانع عمل خیر ہوگا باوجود ان سب موانع کے جو دو رکعتین نماز وہ محض بخوف و یقین نفس و شیطان سے معارضہ و مکابرہ کرکے ادا کرینگے پس ایسی انکی نماز جو جہاد اکبر بمقابلہ نفس سرکش کے ہے اسکے مقابلہ مین تیری نماز کب مقاومت کر سکتی ہے چنانچہ حضرت منبع الاسرار شیخ فریدالدین عطار رحمۃ اللہ فرماتے ہین

مشو ای عاصی بیچارہ نومید اگر افتد بقصر پادشاہی	کہ چون پیدا شود اشراق خورشید ہم افتد نیز بر کنج گدائی

کسی کو برہناست امروز در راہ	بروبہ تا بدائن خورشید درگاہ
چو کار مخلصان آمد خطر ناک	گنہگاران برند این گوی چالاک
نہ زیبد مرد خودبین پادشارا	این المذنبین باید خدارا
درین رہ نیست خودبینی خجستہ	تن لاغر و دلے باید شکستہ

برجوع بہ قصہ

المختصر ملائکہ نے جب یہ جواب ملک علاّم نسبت خلقت آدم علیہ السلام سُنا سر در گریبان ہوکر زبان عجز با عتراف قصور کھولی اور ابلیس ملعون دم بخود رہگیا مگر آتش بغض وحسد و شعلہ ہاے جوالۂ غیظ وغضب بصد شد ومد اُس بد باطن کے سینۂ پر کینہ مین بھڑکنے لگی ادھر حکم لاابالی مشیت لایزالی قادر متعالی جل جلالہ صادر ہوا کہ جلد شجر شمشاد قد آزاد و نقش بدیع قالب آدمؑ بہ نگارخانۂ صنعت وایجاد تودہ پاک خاک المناک سے تیار کیا جاوے اسکا قصہ طویل ہی مؤلف کو لکھنا واقعۂ عزازیل ہی لہذا خامۂ معطوف العنان کو رجوع باختصار کیا چنانچہ اس قالب غالب کا سر مبارک خاک پاک مکہ سے اور گردن خاک بیت المقدس سے سینہ زمین عدن سے پشت شکم زمین ہند سے ہاتھ زمین مشرق سے پیر زمین مغرب سے جو منتہاے طلوع وغروب آفتاب ہے اور گوشت و پوست وخون ورگ و پٹے مجموعی زمین مخلوط سے مرکب بہ چہار ارکان بسیط خاک وباد وآب وآتش کرکے اپنی ید قدرت سے بنایا تاکہ طبائع مختلفہ والوان متضادہ واوضاع جداگانہ متغائرہ اُس سے صورت پذیر ہون آہ اس قالب پر چالیس برس ابر غم وبروز واحد از وقت صبح تا وقت چاشت سحاب متراکم مسرت وانبساط برسایا گیا واے بحال اولاد آدمؑ کے کہ اس ماتم کدۂ خاکدان فانی مین عیش طلب عشرت جویان ہین۔

وصال یار کجا و من خراب کجا — بہ بین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا

حاصلہا فوت وآخرہا موت

بیان گذر ابلیس لعین بقالب آدم علیہ السلام

بھیج اے رب مرے ابلیس لعین پر لعنت	منکر حکم خدا دشمن دین پر لعنت

صاحب معارج النبوۃ بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما لکھتے ہین کہ جب قالب آدم علیہ السلام صانع مطلق نے اپنی ید قدرت سے بنایا وہ قالب چالیس برس تک زمین پر رکھا رہا ملائکہ جوق جوق اُسپر گذرتے تھے اور یہ عجیب شے دیکھکر اسکے حسن صورت وصفاے طینت وغرابت ہیئت وترکیب ظاہری وباطنی اعضا وجوارح معائنہ کرکے متعجب ومتحیر ہوتے تھے اور حمد وثناے قادر مطلق وصانع حقیقی ادا کرتے تھے یہانتک کہ ایک روز ابلیس ملعون کا گذر اُس قالب پاک پر ہوا یا فوج متابعان خود چاہا کہ تفحص اس کالبد کے حدود وجہات کا کرے اول ایک انگشت بخس خود اس کالبد پر ماری فوراً اس سے ایک صداے صلصالی مثل کوزہ خالی کے برآمد ہوئی جو درحقیقت اس دشمن کے ہاتھ لگانے سے فریاد بحضرت داور داوار تھی مطابق شعر

فریاد ز دشمن بہ بد دوست توان کرد	از دست تو ای دوست نذانم بکہ نالم

عزازیل مردود نے یہ آواز سنتے ہی اپنے جمع معاشرین سے کہا کہ گھبراؤ نہ اور غم مت کرو یہ قالب مجوف اندر سے خالی ہے اسکی تجویف مستلزم نقصان قوت ماسکہ کی ہوگی ایک ساعت تامل کرو کہ مین اُسکے باطن کی سیر کراؤن اور اس کی رگ وپے مین در آکے سب حال حقیقت واصلی کیفیت دریافت کرلون تب اسکی واقفیت سے تمکو آگاہ کردون بعد اسکے حقہ معانی وقبہ رفیع المبانی کے اندر درآیا ایک سطح پاکیزہ دیکھا خزینہ ہاے نقود کونین سے مالامال وہر قسم کی صلاحیت وقابلیت سے آراستہ وپیراستہ حال کہ جو کچھ اسنے بہ تمامی عمر عالم آفاق مین دیکھا تھا سب کچھ اسمین موجود پایا جوقت صدف پر گہر آبدار ودرج مملو از معانی اسرار یعنے دل اشراق منزل کے مقابل وہ پونہچا ہر چند تگ ودو وجد وجہد اُس نابکار نے کیا مگر اندر اسکے کسی طرح گذر اُسکا ممکن نہوا مایوس ونامراد وہان سے واپس آیا اور کل ماجرا اپنے رازدار ہمراہیون سے کہا کہ کل قالب کے اندر سیر مین کرآیا مگر اسکے اندر صدر مقام جو ہے وہ ایک خزانہ ہے مضبوط بند کیا ہوا اور جواہر اسرار سے بھرا ہوا ہر چند مینے سعی بلیغ وکوشش وسیع کی مگر اسکی سیر وانکشاف حقیقت حال

نہ کرسکا اب مجھے یقین ہوا اور سخت بیم وہراس ہے کہ وہی میری خرابی کا باعث ہوگا اور اسی سے میرے کل امور مین خلل پڑے گا جسکا مجھے اندیشہ تھا وہی امر پیش آیا۔

روایت نفخ روح بہ قالب آدم علیہ السلام وگذر وسوسہ شیطانی بخاطر حضرت ابوالبشر و حقیقت خلقت نفس امارہ وصراحت اُسکی

بھیج اے رب مرے ابلیس لعین پر لعنت	منکر حکم خدا دشمن دین پر لعنت

صاحب خلاصۃ الحقائق تحریر فرماتے ہین کہ جسوقت قالب آدم علیہ السلام لوامع انوار روح سے منور ہوا نظر اولین انکی لوح محفوظ و عرش مجید پر پڑی ساق عرش پر بخط نور لکھا دیکھا لا الٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم امۃ مذنبۃ ورب غفور ان الفاظ سے اول تو رفعت شان محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کو معلوم ہوئی دوم عصیان و نسیان امت و موعود مغفرت ہونا ان کا پایا گیا غرضکہ پوچھا آدم علیہ السلام نے اے رب میرے یہ نام نامی کس عالی منزلت شخص کا ہے جو تیرے نام پاک کے برابر لکھا ہوا ہے ارشاد ہوا اے آدمؑ یہ پیغمبر آخر الزمان تیرا فرزند ہے جسوقت پائے کرامت تیرا سنگ مذلت مین دبے گا بواسطہ و بہ شفاعت اس نام خیر الانام کے مین تجھپر اپنی عفو و رحمت نازل کرونگا چونکہ گذر ابلیس ملعون کا قالب آدم علیہ السلام مین قبل نفخ روح ہو چکا تھا جسکا مذکور اوپر گذر گیا فوراً انکے ذہن مین یہ خطرہ شیطانی و وسوسہ فاسد گذرا کہ باپ کو بیٹے کا شفیع ہونا چاہئے نہ کہ بیٹا باپ کی شفاعت کرے معاً اسکے جبرئیلؑ امین کو وحی الٰہی ہوئی کہ اے جبرئیلؑ بہت جلد آدمؑ کے دل سے یہ خطرۂ فاسد نکال ورنہ وہی خطرہ اس کی ہلاکت کا سبب ہوگا چنانچہ حضرت جبرئیلؑ نے بحکم رب جلیل فوراً سینۂ آدم علیہ السلام کا چاک کرڈالا اور نصف وہ خیال فاسد نکال کر زمین بہشت مین دفن کیا اس تخم اندیشۂ شیطانی سے درخت گندم پیدا ہوا جو سبب اخراج جنت و انواع مذلت آدم علیہ السلام کا ہوا اور نصف ثانی جو کانون سینہ آدم علیہ السلام مین باقی رہا اُس سے نفس امارہ بنایا گیا جو شیطان داخلی جسم

انسان کا ہے اور محرک خواہش بد طبع انسان کا ہوتا ہے اور شیطان بیرونی مجسم اسکی تائید کرتا ہے تب وہ خواہش و قویٰ سے فعل مین آتی ہے اور سبب کلفت عداوت اولاد آدمؑ کی تاقیام قیامت رہیگی

بیان اقسام نفوس انسانی

بھیج اے رب مرے ابلیس لعین پر لعنت　　　منکر حکم خدا دشمن دین پر لعنت

مخفی نرہے کہ انسان کی حیات سے متعلق ایک تو نفس بفتحتین ہے اسکے لغوی معنی جذب کرنا نسیم کا ناک یا منھ سے سانس کے آنے جانے مین یہ واسطے ترویح قلب و رفع بخار کے ہے اور مجموعی اُن دونون آنے جانیوالی سانسون کو دم کہتے ہین جمع اسکی انفاس ہے دوسٌم نفس بفتح اول وسکون ثانی ہے اسکے معنی جان و روح و عینیت ہر چیز کے ہین اور اسکی جمع نفوس و انفس ہے پس اس نفس مفتوح النون وسکون الفا کی تین قسمین بزرگان دین نے لکھی ہین اُن کی صراحت حسب ذیل لکھی جاتی ہے۔

قسم اوّل

نفس امارہ یعنی بدخواہشون کی طرف رغبت دلانے والا اسکی اہلیت و حقیقت خلقت اوپر لکھا جا چکی ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کے نصف وسوسہ شیطانی سے خلق اور ہر فرد بشر کے جسم کے اندر ہمزاد کیا گیا ہے اور اسکی تین قسم ہین۔ ہمزاد۔ غول بیابانی۔ شیطان انسی۔ کیفیت ہمزاد یہ ہے کہ توام جنہ ہے آدمی کے ساتھ پیدا ہوتا ہے اور ساتھ ہی مرتا ہے خاصان خدا اپنے ریاضات و مجاہدات سے نفس کشی کے لیئے اسی نفس امارہ ہمزاد نام کو مار کے اپنا رام کرتے ہین۔ اسطرح پر کہ جتنی ان کی خواہشین تنعمات و لذائذ و راحت و آسایش مجو کہ نفس امارہ کی پیدا کرتی ہین وہ ہمیشہ اپنی طبیعت پر جبر و ظلم کرکے ان کو ترک کرتے ہین اور اسلیئے کہ بالکل ان اشیا سے طبیعت کارہ و متنفر ہوتی ہے اسکو عمل مین لاتے ہین الی جنگ۔ [illegible] جوان جوان اپنے ارادہ و عمل پر

غالب آتے جاتے ہین نفس سرکش اُن کا یعنے ہمزاد مضمحل ہوتا جاتا ہے جیسے انسان
فاقہ کش وزن شوہر جابر وظالم آخر الامر نتیجہ اس ضد ومخالفت کا اس حد کو
پہونچتا ہے کہ وہ موذی عاجز ومجبور ہوکر مطیع وفرمان پذیر ہو جاتا ہے اور پھر
اپنے جبلی حرکات پر جرأت ومبادرت نہین کرتا اور جب وہ انسان مرتا ہے
اسکے ہمزاد کو بھی ملائکہ ذبح کرکے قبر متوفی مین اس کا ہم آغوش کر دیتے ہین
اور جو ہمزاد اجسام کفار ومشرکین کے ساتھ خلق ہوتا ہے اور مدت العمر اپنی
بذریعۂ اجساد خاکی اپنے کے بغاوت ومخالفت دین حقہ سے وارتکاب معاصی کبیرہ
وصغیرہ وانواع طغیان وکفران وافعال ناشایستہ وذمیمہ کرتا رہا اور اُس
آدمی کو اپنا مطیع رکھا جب وہ مرا تو جسم پلید اُس کا خاک ہوگیا روح خبیثہ
اس کی بعالم برزخ مبتلاے عذاب الیم ہوئی اور اس کے ہمزاد شیطان کو بسبب
نجاست کفر ملائکہ ہاتھ نہین لگاتے کہ ذبح کیا جاوے لہذا وہ آوارہ ہوکر رجوع
کرتا ہے اپنے ہمجنس شیاطین کی طرف مگر چونکہ تعلق اس کا ابدان انسان
سے رہا ہے لہذا پوری موانست ومخالطت اسکو شیاطین مجرد سے نہین ہوتی
ہے بلکہ علحدہ ایک گروہ اپنا قایم کرکے صحراؤ بیابانون مین بسر کرتے ہین اور
متماثل باشکال مختلفہ ہوجایا کرتے ہین اور بشتر اقوام کفار کو بہ تحریک خیالات باطلہ
وترغیب افعال قبیحہ وتعلیم عقائد فاسدہ اپنا مطیع ومنقاد رکھتے ہین اور اکثر
امور شدیدہ مثل نیرنگ وفسون اس قوم کے جزو عقاید ورسوخ اعتقاد کے واسطے
دکھایا کرتے ہین اور بمقتضاے شرارت جبلی آدمیون کو راہ گلی مین ستاتے اور ڈراتے
ہین اور ہر قسم کی طاقت مین شیاطین مجرد وقوم جنہ سے کم ہین یہ ہین غول
بیابانی جن کو بھوت پریت اصطلاح عوام ومنود مین کہتے ہین اور غول
بیابانی کی وجہ تسمیہ بھی یہی ہے کہ یہ گروہ جنہ وشیاطین مجرد سے
علحدہ صحراؤ بیابانون مین رہتے ہین چنانچہ اسی سے متعلق یہ روایت
ذیل ہے۔

روایت کتاب عصمت

کتاب عصمت مین حضرت ابوالشیخ روایت کرتے ہین محمد بن سہیل مقری سے اور انھون نے محمد بن عبداللہ بن عمر دباغ سے اور انھون نے اپنے پدر بزرگوار سے نقل کی ہے جسکا ترجمہ اردو یہ ہے کہ چلا مین ایک راہ مین کہ اسمین غول بیابانی مجھے سلے یعنی بھتنے ناگہان دیکھا مین نے ایک عورت کو جو تھی اُس گروہ خبائث مین سرخ کپڑے پہنے ہوے ایک تخت پر بیٹھی ہوئی اور روشن تھین اس کی چارون طرفون مین قندیلین پس دیکھا مین نے کہ بلاتی ہے وہ عورت مجھ کو طرف اپنے پس جب دیکھا مین نے کہ بلاتی ہے وہ عورت مجکو اپنی طرف شروع کیا مین نے پڑھنا سورۂ یٰسین کا پس بجھ گیئن قندیلین اسکی اور کہتی تھی وہ عورت بہ تکرار میری طرف کر ای بندۂ خدا کیا کیا تونے میرے ساتھ اے بندۂ خدا کیا کیا تونے میرے ساتھ اب فروعات نفس امّارہ سے شیطان انسی کی صراحت باقی رہی جسکو رب غفور سورۂ ناس مین فرماتا ہے اَلَّذِیۡ یُوَسۡوِسُ فِیۡ صُدُوۡرِ النَّاسِ مِنَ الۡجِنَّۃِ وَالنَّاسِ یعنی وہ شیطان کہ وسوسہ ڈالتا ہے آدمیون کے دلون مین شیطان جنی اور انسی سے بعض ترجمہ ہاے کلام مجید مین والناس کا یہ ترجمہ کیا ہے کہ وہ آدمی جو شیطان صفت اغوا و گمراہی خلق خدا کرتے ہین مگر حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ اپنی تفسیر مین ارقام فرماتے ہین کہ والناس سے یہ مراد ہے کہ وہ وسواس ڈالنے والا لوگون کی قوت متخیلہ ہیں اس قوت کا تعلق اسی نفس امارہ سے ہو لہذا اسی کی ایک فرع سمجھی جاتی ہے ۔

قسم دوم

نفس لوامہ ہے اسکے معنی یہ ہین کہ وہ نفس جو بدی و برائیان اس سے اپنے اوپر بہت

ملامت کرے کہ یہ فعل ناجائز کیون تونے کیا یہ صفت مومنین کی ہے کہ انکا نفس اپنے افعال پر ملامت کرتا ہے

سوم

نفس مطمئنہ ہے اسکے معنی کہ ایمان اور اطاعت اور ذکر اور فکر مین حق تعالی جل شانہ کے پورا اطمینان رکھنے والا یہ نفس انبیا علیہم السلام و اولیاے کبار و صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کا ہے

واضح ہو کہ ان ہر سہ نفوس کا ذکر کلام مجید مین حق جل و علا نے فرمایا ہے نفس امارہ کی بابت سورہ یوسف مین فرماتا ہے وَمَا اُبَرِّئُ نَفْسِی اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَۃٌ بِالسُّوْءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّی اِنَّ رَبِّی غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۔ اور نفس لوامہ کی قسم کھاتا ہے سورہ قیامہ مین لَا اُقْسِمُ بِیَوْمِ الْقِیٰمَۃِ وَلَا اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَۃِ ۔ اور نفس مطمئنہ کی بابت سورہ فجر مین فرماتا ہے یٰاَیَّتُھَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّۃُ ارْجِعِیْ اِلٰی رَبِّکِ رَاضِیَۃً مَّرْضِیَّۃً

اور بعضون نے علاوہ ان تین قسمون کے جو اوپر مذکور ہوئین ایک اور چوتھی قسم نفس ملہمہ بھی لکھی ہے لغۃً اسکے معنی یہ ہین کہ ارادت مختلفہ اُس سے دل مین راہ پاوین مگر اسکا ذکر کلام مجید مین نہین ہے

بیان انکار ابلیس کا سجدہ آدم علیہ السلام سے اور رانندۂ درگاہ ہونا اسکا حضرت جلال احدیت بصد ذلت و خواری

بھیج اے رب مرے ابلیس لعین پر لعنت	سنکر حکم خدا دشمن دین پر لعنت

لکھا ہے کہ بعد نفخ روح کے قالب آدم علیہ السلام مین جب ملائکہ مامور بہ سجدہ آدم ؑ ہوے اول سب سے جبرئیل علیہ السلام نے سجدہ کیا پھر میکائیل ؑ بعد اسکے اسرافیل ؑ من بعد عزرائیل علیہم السلام نے بہ تعمیل ارشاد رب العزت

ادا ے سجدہ کیا زان پس کل ملائکہ سموات سجدے مین گرے مگر ابلیس
لعین کہ سب کا معلم وافسر تھا کھڑا رہا گردن بھی نہ خم کی سو برس کے
بعد وبروایتے پانچسو برس کے بعد ملائکہ نے سجدے سے سر اٹھایا دیکھا کہ
ابلیس ناہنجار نے سجدہ نہین کیا اور حضرت آدم علیہ السلام کی طرف سے
منھ پھیرے ہوے کھڑا ہے اور صورت ملکی سے مسخ ہو کر بصورت دیو خبیث
متماثل ہو گیا ملائکہ نے یہ صورت واقعہ دیکھکر فورًا دوسرا سجدہ شکر اپنے فرمان
پذیری وتعمیل حکم ایزدی کا ادا کیا وہی سجدہ مثنانے اس امت مرحومہ پر
ہر رکعت مین دو بارہ ادا کرنا فرض ہوا غرضکہ ابلیس نے جبکہ سجدے سے ابا کیا
ارشاد ہوا کہ اے ملعون میرے خلیفہ کے سجدے سے کیون تو منکر ہے تب اس شقی
ازلی نے جواب دیا کہ مین آدم سے بہتر ہون مجکو تونے آگ سے خلق کیا اور
آدم کو مٹی سے بنایا پس آگ مٹی پر ترجیح رکھتی ہے کیونکر مین اسکو لائق سجدے
کے سمجھون علماے مفسرین ومحدثین تحریر فرماتے ہین کہ بعد استنکاف ابلیس
لعین کے سجدہ آدم علیہ السلام سے فورًا لباس کرامت وخلعت پیشوائی
اسکے جسم سے کھینچ لیا گیا اور بلاس لعنت ورسوائی اوس کے بدن پر اڑھادیا
اور تمامی نعمات آنجہانی والطاف وسعادات ربانی سے محروم ہو کر مقام
قربت اور حضوری سے نکال دیا گیا اور حسن صورت سے کہ جمیع ملائکہ پر
مرجح تھی مسخ کر کے ایک سخت ومہیب وبدمین وقبیح ترین صور خبیثہ سے اسکو
مشکل کیا اور سو برس مضیق دریاے غضب مین اسکو غرق رکھا جبکہ بعد انقضاے
اس مدت کے اس مردود پلید نے سر نکالا بروے سیاہ وچشم ازرق ایسا بہیئت واس درجہ کا کریہ منظر
ہو گیا کہ اگر اس صورت سے ظاہر ہووے تو کل خلق خدا دیکھکر اوس کی ہیئت سے مرجاوے بالآخر جملہ سعادات
اخروی سے بے نصیب ہو کر استیفاے مہمات دنیوی مین مشغول ہوا اور قدم نحس وناسعود اپنا بیچ ضلال واضلال خدا کی اول سے

استنکاف ننگ وعار ۱۲ — بلاس پوشاک ۱۲ — مضیق جگہ تنگ ۱۲ — استیفا ۱۲ — ضلال ۱۲ — مرجح ۱۲

حضرت جبرئیل و میکائیل و اسرافیل و عزرائیل علیہم السلام نے اُس ملعون پر لعنت کی
بعد اسکے کل ملائکہ ہفت طبقات زمین و آسمان نے لعنت کر کے صحبت ملکی و سیر
اجرام فلکی سے اسکو محروم کیا

صراحت اُن چار خواہشون ابلیس لعین کی جو بعد مخذول ہونے کے جناب احدیت سے اوس نے چاہین

سنکر حکم خدا دشمن دین پر لعنت	بھیج اے رب مرے ابلیس لعین پر لعنت

روایت ہے کہ جب ابلیس لعین راندۂ درگاہ ہوا جناب احدیت مین اس
مردود نے عرض کیا کہ اے پروردگار عالم مین نے لاکھون برس تیری عبادت
کی جو آج تک کسی مخلوق سے نہین ہوسکی تو عادل ہے کسی کی حق تلفی
نہین کرتا میری اس عبادت اور ریاضت کا معاوضہ مجکو دنیا ہی مین
ملجاوے کیونکہ جزاے اخروی سے تو نے مجھے محروم و بےنصیب کر دیا ہے
حکم ہوا اے ملعون کیا چاہتا ہے اس بیحیا نے اسوقت بھی اظہار انفعال
و شرمساری و طلب عفو خطا نہ کی بلکہ ایسی چار خواہشین کین جو سراسر
بدنیتی و خباثت و تمردی سے بھری ہوئی تھین اول یہ کہ رَبِّ فَانظِرنِی
اِلیٰ یَومِ یُبعَثُونَ ۔ یعنے اے رب پس مہلت دے مجکو موت سے اس دن
تک کہ لوگ قبرون سے اٹھائے جائینگے یعنی نفخۂ بعث تک اور چالاکی
اس مین یہ کی کہ نفخۂ بعث کے بعد پھر کسی کو موت نہ ہوگی اس نے چاہا کہ
مجھکو بلا چکھنے ذائقہ موت کے جو ہر ذی حیات کے واسطے ضروری ہے
حیات ابدی ملجاوے اور اس عذاب الیم سے جو وقت مرگ یا بعد مرگ
اسکے واسطے معین ہے محفوظ رہے یہ خوش

	شعر	

جز باذنی قم باذن اللہ بیار دبزبا	باخدا ہم پنجہ انداز دہمت مغرور ما

مردود ازلی یہ نہ سمجھا کہ اس عالم الغیب حاضر و ناظر جمیع جہر و خفیات
واقف مکنونات قلوب ونیات خالق موت وحیات سے کسی مخلوق کی
چل سکتی ہے حکم ہوا فَاِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِیْنَ اِلٰی یَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ ۔ پس تحقیق کہ
تو موت سے مہلت دیا گیا ہے وقت معلوم تک وقت معلوم سے مراد
اس نفخہ ثانیہ تک کی ہے جس کا نام صعق ہے اور اس کے نفخ سے کل
مخلوق جام فنا نوش کرے گی اور یہ موذی بھی سنان اجل سے اسی
نفخہ مین قتل کیا جاوے گا دوم قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَاُغْوِیَنَّهُمْ اَجْمَعِیْنَ ۔ دوسری
یہ خواہش کی کہ تیرے کل بندون کے گمراہ کرنے پر مین قدرت پاؤن
ارشاد ہوا اے ملعون وہ عوام جنسے جہنم کے بھرے جانے کا وعدہ ہے
تیری اطاعت وتبعیت کرین گے اور جو خاص بندے ہین انپر کبھی
تو قدرت نہ پاوے گا۔ سوم یہ دعا کی کہ میری اولاد کثیر ہو جو اپنا کام پورا
کر سکین یہ دعا اس کی قبول ہوئی چہارم یہ کہ مین جس شکل سے چاہون
متماثل ہو جاؤن یہ التجا بھی اس کی منظور ہوئی باستثناے حلیہ پاک
صاحب لولاک یعنی جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ
ان کی مشابہت وتماثل کی قدرت اس موذی کو کبھی نہین حاصل
ہو سکتی ہے مدارج النبوۃ مین حضرت علامۂ زمان شیخ محدث دہلوی
رحمۃ اللہ علیہ ارقام فرماتے ہین کہ جو شخص جمال باکمال محبوب
رب العالمین سے خواب مین مشرف بزیارت ہو وہ رویاے صادقہ سے
ہے کیونکہ شیطان اس صورت پاک سے متماثل نہین ہو سکتا یہ ضرور نہین
ہے کہ خواب مین اصلی صورت پاک آپ کی دکھائی دے تب وہ خواب سچا
سمجھا جاوے اور اس کی تماثل سے ابلیس ممتنع خیال کیا جاے کیونکہ اصلی
صورت پاک کی زیارت سے بجز صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اور

لوگ مشرف وسعادت اندوز نہین ہوسے پس جس چیز کا مشاہدہ براے العین نہوا ہو اس کی اصلی یا غیر اصلی ہونے کا علم کیونکر ہو سکتا ہے مگر جس شخص کو کہ زیارت جمال باکمال صلوٰۃ اللہ علیہ وسلم کسی قطع و وضع سے ہو اس کو صحیح سمجھنا چاہیئے اس لیے کہ ابلیس لعین کسی ہیئت مخالف کو بھی حضرت خاتم الانبیا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نامزد نہین کر سکتا خداوند کریم ہر مومن کو نصیب کرے

بیان اغواے شیطان لعین کا حضرت ابوالبشر آدم وحضرت حوا علیہما السلام کو سر البستان جنت مین اور نکالا جانا اُن کا جنت سے اور آنا انکا دنیای محنت سرشت مین بصد رنج ومصیبت

بھیج اے رب مرے ابلیس لعین پر لعنت | منکر حکم خدا دشمن دین پر لعنت

راویان اخبار وناقلان آثار یون تحریر فرماتے ہین کہ جب حضرت آدم وحوا علیہما السلام بحکم ملک علام بفراغ خاطر راحت گزین وعشرت پذیر ریاض خلد ہوے ابلیس لعین دشمن قوی ان کا کہ آمد و رفت باغ جنت سے ممنوع تھا اس فکر مین پڑا کہ کسی طرح دخول جنت پر قدرت پاکر آدم وحوا علیہما السلام کی راحت مین خلل انداز وتفرقہ پرداز فتنہ ساز ہو جب اس بدسرشت کو یہ معلوم ہوا کہ آدم علیہ السلام پر کل میوہ ہاے جنت مباح کیے گیے ہین مگر ایک درخت کی تمتع سے ممنوع ہین بہت خوشدل ہوا اگرچہ درگاہ صمدیت سے نکالا ہوا تھا مگر یہ برکت تین اسماے الٰہی کے کہ اس کو یاد تھے پڑھکر اوج پذیر سمٰوات ہوا اور بتدریج حیلۃً تا فلک ہفتم پونہچا دروازہ بہشت پر ایک ایوان یاقوت احمر کا بنا ہوا تھا اس مین چھپکر بیٹھ رہا اس انتظار مین کہ کوئی شخص اندر

متمتع و بہرہ اندوز کیا ہے ہیہات نتیجہ کار یہ ہوتا ہے کہ تم بہزار ذلت وخواری وغربت و کربت جنت سے نکالے جاؤ گے اور کل یہان کی نعمتین تم سے چھین لیجائینگی اور دار محنت آباد دنیاے زشت مین انواع و اسقام و اقسام حزن و آلام مین رہکر مبتلا ہوگے اور نعمت حیات سے بکربت ممات آغشتہ بخاک وخون کیے جاؤ گے غرضکہ ایسی باتین وحشت خیز و ملال انگیز اس مردود نے کین کہ حضرت حوّا سخت متالم ہوئین اور ابلیس پر تلبیس سے چارہ کار پوچھا اس مفتری نے ہدایت کھانے خوشۂ گندم کی کی وَقَاسَمَهُمَا إِنِّي لَكُمَا لَمِنَ النَّاصِحِينَ ۔ اور قسم کھائی حضرت آدم وحوا علیہما السلام سے کہ تحقیق کہ مین واسطے تمہارے نصیحت کرنے والون سے ہون آخرکار افسون اس مکار کاذب ناہنجار کا پوران پاک باطنون نیک ظن کے اوپر چل گیا کہ حضرت حوّا نے سات خوشے گندم کے توڑے ایک اس مین سے خود کھایا اور ایک اپنے پاس ذخیرہ رکھا اور پانچ عدد لاکر حضرت آدم علیہ السلام کو دیے اور کہا کہ ایک مین نے کھایا ہے کوئی میوہ جنت کا اسکی حلاوت ولطافت ذائقہ کو نہین پہنچتا ہو لکھا ہو کہ گندم اُسوقت شہد سے زیادہ شیرین اور مسکہ سے زیادہ نرم اور دودھ سے زیادہ سفید تھا حضرت آدم سخت برہم ہوے اور کہا اے حوّا تجھکو کیا ہوگیا ہے کہ اپنے پروردگار کے عہد و میثاق و امتناع کو قطعًا تو نے فراموش کیا اور شجر منہیہ سے ثمر ممنوع کو کھا گئی مگر تو عذاب الٰہی وعقوبت قہاری سے نہین ڈرتی اور پرہیز نہین کرتی ہے حضرت حوّا نے کہا اس کی رحمت بے پایان اور مغفرت فراوان ہے ای آدم

ع

کریم است ایزد تو ساغر منوش یہ کہکر ایک قدح خمر جنت حضرت آدم کو پلایا جبکہ اسکا سرور انپر غالب ہوا ایک خوشہ گندم انکے منھ مین دیدیا چونکہ وہ ازبس لذیذ تھا اس حالت نسیان وخود فراموشی و عدم ادراک امر ونہی مین کھا گئے ہنوز معدے تک بھی وہ پہنچا تھا کہ کل حلہ ہاے بہشتی جسم سے گر پڑے اور تاج تقرب سر عزت سے مثل

مرغ باپرواز ہوگیا مرقوم ہے کہ حلہ ہاے جنت بشکل ناخونون کے کل جسم پر تھے وہ بہ پاداش نافرمانی گر گئے مگر بطور نمونہ بغرض یادگار سر انگشتان پر رہگئے کہ حضرت آدم جب دیکھتے تھے حلہ ہاے جنت کو یاد کرکے روتے تھے اوراب تک یہ اثر انکی اولاد مین باقی ہے کہ ہنگام افراط خوشی وجوش ہنسی کے آدمی جب اپنے ناخن دیکھے وہ سب خوشی وہنسی محو ہوجاتی ہے یہ قصہ کتب تفاسیر مین بہت طویل ہے مختصر یہ کہ سب کے سب بسخط جبار منتقم مبتلا ہوکر جنت سے بصد ذلت و خواری بلا سماعت عذر و پوزش پذیری نکالدیے گئے یعنے حضرت آدم و حضرت حوا و ابلیس ملعون و طاوس وحیۃ یعنی مار چنانچہ حضرت آدم سرزمین ہند کوہ سراندیپ مین اور حضرت حوا جدہ مین ابلیس ملعون بصرہ مین یا میسہ مین طاوس حبش یا کابل مین مار اصفہان مین جنت کے پھینکے ہوے آگرگرے اور ہر ایک ان مین سے انواع و اقسام کے عقوبات مین مبتلا کیے گئے جو ہمیشہ ان مین اوران کی اولاد مین قایم رہین ۔

اول آدم واولاد آدم علیہ السلام دس عقوبت ہا دنیا مین مبتلا ہوے

اول عتاب الٰہی بہ نافرمانی - دوم کشف ستر عورت بہ نزع حلہ ہاے بہشت سوم تبدیلی لون جلد بدن از سپیدی بہ کثافت ظلمت

چہارم اخراج از جوار رحمت - پنجم صد سالہ فراق حوا بہ دنیا - ششم عداوت وخصومت شیطان با اولاد آدم تا قیام قیامت

ہفتم استقرار لقب عاصی بنام آدم ہشتم تسلط ومشارکت شیطان بہ اموال و اولاد آدم نہم ابتلاے آدم واولاد آدم علیہ السلام بہ ملکوت سمٰوات بدرد ومحن وآلام واسقام از دنیا دہم تعب تلاش معاش کہ سوہان روح وکاہش جان انسان ہے

دوم حوا علیہا السلام پندرہ عقوبت ہاے دنیا مین مبتلا کی گئین

اول نجاست ایام معینہ دوسرے ثقل حمل مدت نہ ماہ تیسرے شدائد وضع حمل

چوتھے محنت عدت	پانچوین رمت	چھٹے اختیار طلاق بہ شوہر
ساتوین کمی میراث	آٹھوین نقصان شہادت	نوین نقصان عقل
دسوین نقصان دین وعقائد	گیارھوین محرومی تحیت وسلام سے	بارھوین محرومی جمعہ و جماعت سے
تیرھوین محرومی پیغمبری سے	چودھوین محرومی سلطنت و بادشاہت سے	پندرھوین محرمی حصول فضائل جہاد سے

سوم ابلیس ملعون جو دس عقوبت ہاے ابدی مین مبتلا کیا گیا اسکی وہی مثل ہوئی

شادم کہ از رقیبان دامن فشان گذشتی　　گو مشت خاک ما ہم بربادر فتہ باشد

اول انتزاع سلطنت روے زمین　دوم اخراج از جوار رحمت　سوم مسخ صورت ملکی وآسمان دنیا وخازنی جنت۔

چہارم تبدیلی نام از عزازیل۔　پنجم پیشوائی ہمہ اشقیا۔　ششم ملعونیت ابدی بہ ابلیس

ہفتم سبب مغفرت الٰہی　ہشتم مسدودی درتوبہ　نہم ارتداد اس ملعون کا

دہم خطیب اہل النار ہونا

چہارم طاؤس

طاؤس کے جنت مین چھ سو بازو تھے ہر ایک انکا زرنگار ومرصع کار ومکلل بجواہر وملون بالوان مختلفہ خوشنما دتابدار تھا وہ سب اکھاڑ لیے گیے صرف دو بازو بیدرنگ کرکے چھوڑ دیے گیے اور پیر اس کے بہ شومی اس پائمردی کے کہ شیطان کے بہشت مین لانیکی بابت کی تھی مسخ کرکے کریہ منظر وسیاہ رنگ کر دیے گیے اور جنت سے نکالا گیا

پنجم حیہ یعنی مار

سانپ خلد برین مین ایسا حسین جانور تھا کہ مثل اسکا دوسرا نہ تھا اسکے چار پیر مثل دواب
کے تھے اور سر اسکا زبرجد کا تھا اور کل بدن اسکا مختلف الالوان سرخ وسبز وزرد رنگ
سے مثل آفتاب کے درخشندہ تھا لمعان انوار اسکے دور دور جاتے تھے اور دانت اسکے
ہمچو خوشہ مروارید منظوم تھے زبان اسکی مشک سفید سے تھی درج دہان اسکا مختوم
پشت مثل نقرہ بیضا شکم مانند زرد جمرا گردن جواہرین تھی وہ کل جسم اسکا مسخ بہیئت
بد ہوگیا اور دہن بسبب اس بدبختی کے کہ شیطان کو منھ کے اندر رکھکے جنت مین لیگیا
تھا پُر از زہر ہلاہل کر دیا گیا اور چارون پیر مفقود کر کے بشامت عمل پیٹ کے بل زمین کو
رگڑ کے چلنے کا حکم ہوا اور غذا خاک تیرہ سے اسکی مقرر ہوئی علاوہ ان کے درخت انجیر
دعو دکھی بجرم دینے برگ ستر پوشی آدم علیہ السلام کے جنت سے منقلب الحالت ہوکر
نکالے گئے کتب تفاسیر مین یہ بھی مرقوم ہے کہ بعد نزع حلہ ہاے جنت کشف عورت
آدم وحوا علیہما السلام کا ان دونون کو معلوم ہوتا تھا مگر چشم دیگر خلائق سے ستار مطلق
نے مثل جنہ وملائکہ وغیرہم کے بدستور مستور رکھا تھا اور اپنے خلیفہ کی حرمت نگاہ رکھی فقط

شرح مکائد ابلیس لعین

بھیج اے رب مرے ابلیس لعین پر لعنت	منکر حکم خدا دشمن دین پر لعنت

واضح ہو کہ ابلیس پر تلبیس جب بسبب حسد ونافرمانی راندۂ درگاہ ہچونی ہوا اول چالاکی
اسنے خداوند عالم ہی سے کی کہ نفخۂ بعث تک موت سے مہلت مانگی جس کے بعد کسی کو موت
نہوگی اور اسنے چاہا کہ اپنی فطرت سے مہلت پاؤن تو عذاب ہاے وقت مرگ وبعد سے
بچون لیکن اسمین ناکام رہا بعد اسکے سکان بہشت کو دم دیکر داخل جنت ہوا حضرت آدم
علیہ السلام کو وہان سے نکلوایا - قابیل پسر اول آدم علیہ السلام سے ہابیل پسر دوم کو
بیگناہ قتل کرایا - ادریس علیہ السلام کی قوم کو اوثان واصنام تراشی وبت پرستی کرنا سکھایا
قوم نوح علیہ السلام کو انکی ایذا رسانی پر آمادہ کر کے کل عالم کو بعذاب طوفان غرق آب
کرایا - قوم عاد وثمود کو حضرت ہودؑ وحضرت صالحؑ کی دعاے بد سے غارت کرایا - نمرود کو

شریکیۃ	وہمیۃ	رویدیۃ	ناکثیۃ
یہ کہتے ہین کہ ایمان سیکا غیر مخلوق ہی کبھی ہوتا ہی اور کبھی نہین ہوتا ہے	یہ کہتے ہین کہ ہمارے افعال کے واسطے سزا نہین ہے	یہ کہتے ہین کہ دنیا فانی نہین ہے	یہ کہتے ہین کہ خروج اوپر امام کے جائز ہے
تبریۃ	قاسطیۃ	نظامیۃ	متولفیۃ
یہ کہتے ہین کہ توبہ گنہگار کی قبول نہین ہے	یہ کہتے ہین کہ کسب علم و ریاضت و حکمت و مال فرض ہے	یہ کہتے ہین کہ حق تعالی کو شی کہنا جائز ہے	یہ کہتے ہین کہ ہم نہین جانتے ہین کہ شر مقدر ہے یا نہین

سوم فرقہ جہمیہ کے بارہ مذہب بارہ خانہ ہاے ذیل مین ہین

معطلیۃ	مترابصیۃ	متراقیۃ	واردیۃ
یہ کہتے ہین کہ اسما و صفات خداوند عالم مخلوق ہین	یہ کہتے ہین کہ علم و قدرت و مشیت مخلوق ہین اور خلق غیر مخلوق ہے	یہ کہتے ہین کہ حق تعالی مکان مین ہے	یہ کہتے ہین کہ جو شخص دوزخ مین جاوے گا پھر نہ نکالا جاوے گا اور مومن دوزخ مین نہ جاوے گا
حرقیۃ	مخلوقیۃ	عبریۃ	فانیۃ
یہ کہتے ہین کہ جو شخص جہنم مین جائیگا جل کر خاک ہو جائیگا اور پھر اسکا اثر و نشان وجود بھی نہ باقی رہیگا	یہ کہتے ہین کہ قرآن مجید و توریت و انجیل و زبور مخلوق ہین	یہ کہتے ہین کہ محمد رسول اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم ایک عاقل و حکیم تھے نہ رسول	یہ کہتے ہین کہ دوزخ و جنت دونون فنا ہو جائینگے
زنادقیۃ	لفظیۃ	قبریۃ	واقفیۃ
یہ کہتے ہین کہ معراج روح سے ہوئی نہ بدن سے اور	یہ کہتے ہین کہ قرآن کلام قاری ہے کلام	یہ گروہ عذاب قبر کے منکر محض ہین	یہ کہتے ہین کہ مخلوقیت قرآن مین ہمکو توقف

منکر ہین یہ قرآن مجید کو [illegible] خداوند عالم [illegible] علیہ السلام [illegible] الموت [illegible] سوال منکرین و اور عذاب قبر و [illegible] یہ کہتے ہین کہ ایمان

حق تعالیٰ مرئی ہے دنیا ین اور عالم قدیم ہے اور قیامت کے منکر ہین	آنی نہین ہے مگر معنی اسکے کلام خدا ہین	ہے

چہارم فرقہ مرجیہ[4] کے بارہ مذہب بارہ خانہ ہاے ذیل مین ہین

مشبہیہ[1]	تارکیہ[2]	شائیہ[3]	راجیہ[4]
یہ کہتے ہین کہ آدمی کو خداوند عالم نے اپنی صورت پر پیدا کیا ہے۔	یہ کہتے ہین کہ بعد ایمان کے اور کوئی چیز فرض نہین ہے	یہ کہتے ہین کہ جسنے لاالٰہ الا اللہ کہا اسکا جو جی چاہے خطا و گناہ کرے اسپر کچھ عذاب نہ ہوگا	یہ کہتے ہین کہ بندہ طاعت سے مقبول اور معصیت سے عاصی نہین ہوتا
شاکیہ[5]	**بہیشیہ[6]**	**عملیہ[7]**	**منقوصیہ[8]**
انکو اپنے ایمان مین شک ہے کہتے ہین روح خود ہی ایمان ہے	یہ کہتے ہین کہ ایمان علم ہے جو امر و نہی نہین جانتا ہے وہ کافر ہے	یہ کہتے ہین کہ ایمان عمل ہے	یہ کہتے ہین کہ ایمان کبھی زیادہ ہوتا ہے اور کبھی کم
مستثنیہ[9]	**اثریہ[10]**	**بدعیہ[11]**	**خشویہ[12]**
یہ کہتے ہین کہ مومن ہم ہی ہین	یہ کہتے ہین کہ قیاس باطل ہے صلالیت دلیل نہین رکھتا	یہ کہتے ہین کہ اطاعت امیر حکم کی واجب ہے گو وہ معصیت کرے	یہ کہتے ہین کہ واجب و سنت و مستحب ایک ہی ہے

پنجم فرقہ خارجیہ کے بارہ مذہب بارہ خانہ ہاے ذیل مین ہین

ازرقیہ[1]	ریاضیہ[2]	ثعلبیہ[3]	خازمیہ[4]
یہ کہتے ہین کہ کوئی شخص خواب مین نیکی نہین دیکھتا	یہ کہتے ہین کہ ایمان قول صالح و عمل صالح و نیت	یہ کہتے ہین کہ ہمارے مدعا جو حاصل ہوئے وہ بقدرت	یہ کہتے ہین کہ فرضیت ایمان کی پہچانی نہین گئی

[illegible]

ہے کہ وحی منقطع ہوگئی ہے	وسنت ہے	وخواہش حق تعالی نہین ہین
خلفیہ [5]	**کوزیہ** [6]	**معتزلہ** [7]
یہ کہتے ہین کہ بھاگنا مقابلہ کفار سے اگرچہ وہ دوچند ہون کفر ہے	یہ کہتے ہین کہ بدن بغیر بہت ملنے کے پاک نہین ہوتا۔	یہ کہتے ہین کہ شر تقدیر الٰہی نہین ہے اور نماز با امامت فاسق نجا ہے اور ایمان مکسوب بندہ کا ہے و قرآن مخلوق ہے اور دعا و صدقہ سے مردون کو کچھ نفع نہین ہے اور معراج بیت المقدس سے آگے نہین ہے حساب و کتاب و میزان کچھ نہین ہے اور فرشتے مومنین سے افضل ہین اور رویت حق قیامت مین نہوگی اور کرامت اولیا نہین ہے اور اہل جنت سوونگے اور مرینگے اور مقتول اپنی موت سے نہین مرتا اور علامات قیامت مثل دجال وغیرہ کچھ نہون گی

کسنیہ [8]	تیموسیہ [9]	محکمیہ [10]	سراجیہ [11]	اخفیہ [12]
یہ کہتے ہین کہ زکوۃ دینا فرض نہین ہے	یہ کہتے ہین کہ ایمان بالغیب باطل ہے	یہ کہتے ہین کہ حق تعالی کا حکم خلق پر نہین ہے	یہ کہتے ہین کہ اگلے قصص ہماری واسطے حجت نہین ہین بلکہ انکے انکار واجب ہے	یہ کہتے ہین کہ جزائے عمل اور اسکا اجر بندہ کو نہین ملتا ہے

ششم فرقہ رافضیہ کے بارہ مذہب بارہ خانہ ہای ذیل مین ہین

علویہ [1]	ابدیہ [2]	شیعیہ [3]
یہ گروہ حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب رض کو نبی جانتے ہین	یہ گروہ حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب رض کو شریک نبوت جانتے ہین	اس گروہ کا یہ عقیدہ ہے کہ جو شخص امیر المومنین حضرت علی بن ابی طالب کو سب صحابہ سے افضل و اولی نہ جانے کافر ہے
اسحاقیہ [4]	**زیدیہ** [5]	**عباسیہ** [6]
یہ کہتے ہین کہ نبوت ختم نہین	یہ کہتے ہین کہ امامت نماز کی	یہ گروہ بجز حضرت عباس رض بن

ہوئی	اولاد علی بن طالب کے دوسرے کو جائز نہین ہے	عبد المطلب کے اورکسی کو امام نہین جانتے ہین
امامیہ	**ناریشیہ**	**متناسخیہ**
یہ گروہ کسی وقت زمین کو امام غیب حجت خدا سے خالی نہین جانتے ہین	یہ کہتے ہین کہ جو شخص اپنے کو اور ون سے افضل سمجھے وہ کافر ہے	یہ کہتے ہین کہ جان نکلنے کے بعد جائز ہے کہ وہی روح دوسرے کالبد مین داخل ہوجاوے
لاعنیہ	**راجعیہ**	**مرتضیہ**
یہ گروہ طلحہ وزبیر وعائشہ صدیقہ عنہم وغیرہم پر لعنت کرتے ہین العیاذ باللہ	یہ کہتے ہین کہ حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ دوبارہ دنیا مین آوین گے اور فی الحال ابر مین رہتے ہین	یہ گروہ متفق اس بات پر ہین کہ بادشاہ اسلام سے جنگ کرنا روا وجائز ہے

ان ہفتاد ودو ملت کے علاوہ جو مذکور ہوے رسالہ ابو القاسم رازی مین گیارہ فرقے اور مذاہب مختلفہ کے لکھے ہین جو بعد کو قائم ہوے ان کی صراحت بھی درج ذیل ہے

کرامیہ	دہریہ	حالیہ	باطنیہ	اباخیہ	براہمیہ
شعریہ	سوفسطائیہ	فلاسفیہ	سمنیہ	مجوسیہ	×

اور یہ سب فرق مذاہب اسلام مین تو ابلیس ملعون نے ابتداہی مین بعد ختم قرن خیر القرون کے قایم کردیے تھے جنکے شعبے اور شاخین صدہا اور ہوگئی ہین وہ شقی ازلی تو اسلام کا ایسا قوی دشمن ہے کہ فرقہ ہاے ضالہ مسلمان مین بڑھاجاتا ہے اور قیامت تک یون ہی بڑھائیگا غور کرنے سے معلوم ہوسکتا ہے کہ خاص ہمارے زمانہ مین وماقبل اس کے اس موذی نے کتنے گروہ ہاے مسلمانون کو جادۂ اعتدال سے منحرف کرکے نفس امارہ کا مطیع کردیا ہے کہ آزادی سے جو فعل جو شخص چاہے کرے تکلیف شرعی بالکل اپنے اوپر نہین رکھے اور انسان سے بہائم صفت ہوگئے جو غیر مکلف وآزاد ہین لطیفہ

بھیج اے رب مرے ابلیس لعین پر لعنت		منکر حکم خدا دشمن دین پر لعنت

واضح ہو کہ سات قسم۔ شیاطین جنکا ذکر بہ صراحت اوپر لکھ چکا ہون حق تعالی نے خلق کیے ہین جنکی خلقت عین نار و ظلمت دخانیہ سے ہے یعنے

جنہ	دیو	شیاطین	نفس امارہ	غول بیابانی	ہمزاد	شیطان انسی

اور حسب روایت صاحب لطائف معنوی سات ہی جہنم بنا گیے ہین حتی

سقر	سعیر	لظی	حطمہ	جحیم	جہنم	ہاویہ

تا کہ ہر ایک گروہ شیاطین ہمعد د اپنے جہنمون کے صدر نشین ہووین
اور سات ہی ستارہ روان یعنی سبع سیارہ ہین

قمر	عطارد	زہرہ	شمس	مریخ	مشتری	زحل

چنانچہ ملائکہ وقت صعود شیاطین کے آسمان پر بہ استراق اخبار عالم بالا ان ستارون سے شعلہ ہاے جو آلہ آتشین ہین گران ملاعنہ کو رجم کرتے ہین اور سات ہی اقالیم کل روے زمین مین منقسمہ حکما ہین

وقواق	عمان	شام بیت المقدس	طنجہ	انرہرہ	مقالیہ	جابلقا

پس اقلیم اول کی مضافات سے جزیرہ وژرگنگ ہی مبدا ر خط استوا دہ مسکن شیاطین ہے وہین سے اقالیم سبعہ مین پھیلتے ہین۔ اور سات ہی کوہ اعظم روے زمین پر ہین اول انمین کوہ قاف ہے جسکے نسبت صاحب معجم البلدان بحوالہ روایت کتاب عجائب المخلوقات لکھتے ہین کہ وہ کل روے زمین کو احاطہ کیے ہوے ہے بلندی اسکی قریب بفلک اول کے ہے اور جرم اسکا زمرد سے ہے اور رنگ کبودی ہے اور کل ساتون پہاڑون کی تفصیل یہ ہے

کوہ قاف	کوہ دماوند	کوہ سراندیپ جہان قدم آدم علیہ السلام ہے	کوہ گلستان	کوہ درن	کوہ لزکیان	کوہ چین

یہ پہاڑ اماکن شیاطین ہین۔ اور بروایت جواہر التفسیر و تکملۃ القصص سات ہی طبقات زمین کے ہین

ئبرکا	اخلدہ	عرقہ	عربیا	ہوملتا	سجین	عجیبا

پس عجیبا طبقۂ ہفتمین موضع شیاطین واتباع اسکے کا ہے اور سات ہی دن ہین
شنبہ یکشنبہ دوشنبہ سہ شنبہ چہارشنبہ پنجشنبہ جمعہ
اورسات ہی منزل قرآن مجید مین بحساب فمی بشوق ہین -

منزل اول	دوم سورۂ	سوم سورۂ	چہارم سورۂ	پنجم سورۂ	ششم سورۂ	ہفتم سورۂ
سورۂ فاتحہ سے	مائدہ سے	یونس سے	بنی اسرائیل سے	شعراء سے	والصافات سے	ق سے

پس ہر سورہ کے اول حرف کو جس سے منزل شروع ہوئی ہے لیکر لفظ فمی بشوق بنایا ہے -
اورسات ہی قراء ہین جنھون نے سات قرأتین بنائی ہین اورسات منزل قرآن ہفتہ کے
ہر روز مین ایک منزل تلاوت کے واسطے مقرر کی ہے تاکہ ہر ہفتہ اقسام شیاطین ہر دم
انسان سے گریزان ومغلوب رہین کیونکہ شیاطین بالطبع تلاوت قرآن مجید سے
بھاگتے ہین وہ ہفت قراء یہ ہین
نافع مدنی - عبداللہ بن کثیر مکی - ابو عمرو بصری - ابن عامر شامی - عاصم کوفی حمزہ کوفی کسائی
اور بروے قواعد طبیہ سات ہی پردہ ہاے چشم ہین

ملتحمہ	قرنیہ	عنبیہ	عنکبوتیہ	شکبیہ	مشیمیہ	صلبیہ

اور ہفت اندام یعنی سات ہی اندام جسم انسان مین ظاہری اورسات باطنی ہین ہفت
اندام ظاہری یہ ہین

سر	سینہ	پشت	دست راست	دست چپ	پای راست	پای چپ

اور ہفت اندام باطنی یہ ہین -

دماغ	دل	جگر	سپرز	شش	زہرہ	معدہ

پس آدمی کو چاہیے کہ ہر ایک اندام ہفتگانہ اپنے کو ظاہری وباطنی تصرف وحلول وغلبہ ہر ہفت شیاطین سے
بذریعہ ساتون پردہای چشم کے نگاہ رکھے مگر امکان اسپر بغیر پابندی احکام شرعی کے آدمی نہین پاسکتا
خالق کائنات سبکو اسکی توفیق عطا فرمائے - وبروایت کعب احبار رضی اللہ عنہ سات ہی دریا روے زمین پر عظیم
واقع ہین جو ہر ایک دوسرے پر محیط ہے اور انکی کی نسبت حق جل وعلا اپنے کلام پاک مین بسورۂ لقمن خبر دیتا ہے
وَالْبَحْرُ يَمُدُّهُ مِنْ بَعْدِهِ سَبْعَةُ أَبْحُرٍ یعنی اور دریا ہو سیاہی اُسکے پیچھے اسکے ہون سات دریا - اور دریا یہ ہین

بحر محیط بحر قیس بحر اصم بحر مظلم بحر مرماش بحر ساکن بحر باکی

اور بروایت صاحب تذکرہ مرآة الجنان نام انکے یہ ہین

دریائے اخضر دریای عمان دریای قلزم دریای بربر دریای اوقیانوس بحر روم دریای اسود

اور بروایت صاحب برہان کتاب لغت کے نام انکے یہ ہین

دریای چین بحر عرب بحر روم بحر قسطنطنیہ بحر طبریہ بحر جرجان بحر خوارزم

آدمی جب سوار دریا ہوتے شیاطین جمع آتے ہین کہ سواران کشتی کو ضرر پہونچاوین اگرچہ حفاظت حافظ حقیقی ہر جگہ حافظ و نگہبان ہی مگر چونکہ خاصہ طبعی شیاطین ملاعنہ کا یہ ہی کہ تلاوت قرآن مجید سے بھاگتے ہین لہذا لسواری کشتی چاہیے کہ آیات قرآنی ضرور پڑھتا رہے اور بزرگان دین نے بہنگام سواری دریا یہ آیۂ پاک جو بہ سورۂ ہود واقع ہی مخصوص لکھی ہی بِسۡمِ اللّٰہِ مَجۡرٖىہَا وَمُرۡسٰىہَا اِنَّ رَبِّیۡ لَغَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ اور ہفت مرد یعنی سات ہی مرد کتب لغت مین لکھے ہین جو ہر ہفت اقسام شیاطین کے اول درجہ کے دشمن ہین اول انمین ذات پاک جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم بعدہ ہر چہار خلفای راشدین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین و حضرات حسنین رضی اللہ عنہما ہین قادر مطلق ان ساتون مردان خدا کے طفیل سی ہر ہفت اقسام کی شیاطین سے بچاوے اور سات ہی آسمان ہین اول رقیعا دوم قیدوم سوم زیلون چہارم زیتون پنجم البیاثیقون ششم روعائل ہفتم فلک العرش ان ساتون آسمانون کے ملائکہ فرداً فرداً عزازیل ملعون پر لعنت کرتے ہین اور اتباع و امثال اسکی پر۔ اور ہفت ہیکل یعنے سات ادعیہ ماثورہ ہین جو دفع شیاطین و حصول انسیت کے

واسطے ہر روز مخصوص وظیفہ مین پڑھے جاتی ہین

ہیکل اول شروع از آیۃ الکرسی ہیکل دوم از آیۂ وقالت امراة عمران ہیکل سوم آمن الرسول ہیکل چہارم از آیۂ وقل جاء الحق وزہق الباطل ہیکل پنجم از آیۂ قال رب انی وہن العظم ہیکل ششم از آیۂ قل اوحی الی انہ استمع نفر من الجن

ہیکل ہفتم شروع از آیۂ وان یکاد الذین کفروا

علاوہ انکے بہت سی تمثیلین کتب تواریخ و تفاسیر مین لکھی ہین جنکی تحریر مین طوالت کا خیال ہے کیونکہ مقصود مؤلف اختصار ہی لہذا اُنسے قطع نظر کی گئی بہرحال آدمی کو چاہیے کہ کبھی اپنے

علم وفضل و افعال پر نازش وغرہ نہ کرے گو سراسر نیک ہوں اور اس موذی دشمن دین
ایمان کو اپنے سے دور نہ سمجھے ہر وقت جناب احدیت مین اسکے شر سے پناہ مانگتا ہے اور
ڈرتا رہے مطابق اشعار غزل مولف جسکے منتخب چند شعر یہاں نقل کیے جاتے ہین ۔

غزل ملولفہ

دنیا کا تعلق نہین چھٹنے کا بشر سے	اللہ بچاے رہے شیطان کے شر سے
تا کا جسے مارا اُسے پھر وہ نہین بچتا	دشمن ہے یہ نامرد کہ پنہان ہے نظر سے
ہین تین جگہ ڈر کی بچے فتنہ سے ان کے	زن اور زمین صاحب امواا ہے کے زر سے

فَاللّٰهُ خَيْرٌ حَافِظًا وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ اب آگے بیان اسکا ہے کہ وساوس شیطانی قلب بشر
مین کیونکر پڑ جاتے ہین اکثر ناواقف و بے علم لوگ اسمین بہت الجھتے ہین کہ شیطان کا قلب بشر
مین کیونکر پہنچتا ہے لہذا اس واقعہ کو بصراحت تحریر کیا ہے کہ ہر شخص اس سے آگاہ ہو کر مطمئن ہوجاے

اقسام وساوس شیطانی وتفصیل اسکی کہ کیونکر قلب بشر مین پڑ جاتے ہین

بھیج اے رب مرے ابلیس لعین پر لعنت	منکر حکم خدا دشمن دین پر لعنت

واضح ہو کہ ترکیب خلقت شیاطین ملاعنہ ظلمت دخانیہ جوہر لطیف نار مجرد سے ہے اسوجہ سے
خلقی تاریکی انکے مادہ مین بھری ہے جو ہمیشہ کارہاے بد کے ارتکاب مین مہیا رہتے ہین اور بعبادت
انکے لطافت مین صفت ناریت رکھتے ہین اور یہ کلیہ ہے کہ کوئی عرض بدون جوہر محسوس نہین ہوتا
جیسے الوان مختلفہ کہ بدون جامہ یا برگ و بار حروف بدون کاغذ و تختہ وغیرہ دکھائی نہین
دیسکتے اسیطرح انکے اجسام لطیفہ بسبب اسکے کہ عرض و جوہر مین یکسان ہین بسبب لطافت ناریہ
کلیتہً محسوس نظر نہین ہوتے اور بسبب لطافت جسمیہ کے بہت آسانی و سرعت سے روح حیوانی انسان
مین حلول کر جاتے ہین اور وہ اجسام بشری جنہین استعداد اور قابلیت قبول افعال ذمیمہ کی ہے
انکے اعضا و جوارح ظاہری سے بواسطہ اسی روح حیوانی کے علماً و عملاً قولاً و فعلاً ارتکاب گناہ
کراتے ہین اور کبھی اسی قسم کا تصرف اعضاے اندرونی جسم انسان پر یعنی قلب بشر مین کر کے

وساوس فاسد وخطرات ناجائز پیدا کرکے طبع انسان پر مستولی کر دیتے ہین وہ اغوای شیطانی ہے
اور وہی اوہام مستلزم صدور معاصی صغیرہ وکبیرہ کے انسان سے ہوتے ہین چنانچہ حدیث شریف ذیل
مصدق اس تقریر وتحریر کی ہو کہ اِنَّ الشَّیْطَانَ یَجْرِیْ مِنَ الْاِنْسَانِ مَجْرَی الدَّمِ یعنی تحقیق کہ شیطان
خون کی طرح آدمی کی رگ وپے مین دوڑتا ہی اور جو ارواح طیبہ اجسام مطہر جنس بشر کی ہین جنمین قابلیت
ارتکاب معاصی خالق عالم نے بمشیت ازلی پیدا ہی نہین کی اور وہ معصوم ہین جیسے ملائکہ وانبیا
علیہم السلام یا قابلیت تھی مگر وہ ریاضت ونفس کشی ومجاہدات وترک تعلقات سے دور کر دی گئی
اور وہ نفوس مزکی ومقدس ہوگئے جیسے اولیا اللہ ایسی ارواح واجساد کے قریب گذر بھی
اس موذی کا نہین ہونے پاتا تصرف ظاہری وباطنی کا انکے اوپر کیا ذکر ہے -

روایت

حرز ثمین شرح حصن حصین مین لکھا ہو کہ انسان جب تک عبادت وذکر الٰہی مین مصروف رہتا ہے
شیطان اسکے قریب نہین آتا اور جب کارہاے دنیاوی مین مشغول ہوتا ہے وہ مفتری بھی
آدمی کی مصاحبت ومشایعت کرتا ہی لیکن دنیا کے کامون مین اگر پابندی امر ونہی احکام شرعی
کی کرے وہ زمانہ بھی عبادت الٰہی مین شمار کیا جاتا ہے اور شیطان اس سے دور رہتا ہے

تنبیہ

مخفی نرہے کہ وساوس دو قسم کے ہوتے ہین ایک بدخیالات جنکا نتیجہ آدمی کو خراب کرنیوالا
ہوتا ہی مثلاً وہ امور جو فہم بشر سے باہر ہین یا وہ راز جنکا فاش کرنا مشیت کے خلاف ہو انپر بحث
کرنا جیسے ذات وصفات الٰہی کی تحقیق نبوت ورسالت کے بھید ونکی تلاش امور اخروی کے
خطرات کو دل مین جگہ دینا مسئلہ جبر واختیار پر غور وفکر کرنا احکام قضا وقدر قادر مطلق کی لم دریافت
کرنا جنگ وجدل باہمی صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے حق وناحق کی تلاش - اللہ تعالے
جل شانہ کی بخشش عام پر بھروسا کرکے اعمال وافعال سے قطع نظر کرنا - یا اسکی رحمت سے
بالکل ناامید ہوجانا - غیر خدا کو اپنے دینی ودنیوی امور مین کفیل کار کرنا - اور ندا کرنا انکو اور
انکی عدم پرستش مین اپنی جان ومال واولاد کی مضرت پر یقین کر لینا - نیک کامون مین نمایش دریا
میل خاطر کرنا جو مزیل ثواب ہین اور صدہا ہزارہا امور اسی قبیل کے ہین جنکی صراحت لاالی غیر النہایۃ

امکان سے باہر ہے اور مطلب اصلی اس مغوی کا یہ ہوتا ہے کہ اس قسم کے وسوسون پر غور و فکر کرتے کرتے کسی غیر واقعی و باطل خیال کی واقعیت پر آدمی یقین کر لے اور راہ راست سے گمراہ ہو کر اسکا ہمنفس ہو جاوے۔ دوم نیک خیال بھی کبھی یہ مردود بشر کے دلمین ڈالتا ہے مگر بدنیتی و بدخواہی سے اس طور پر کہ کسی چھوٹی نیکی پر اس غرض سے رغبت دلاتا ہے کہ کوئی بڑی نیکی ثواب عظیم والی سے اسکو محروم و باز رکھے جیسے قریب وقت نماز کے کسی مریض کی اعانت پر عازم کر دیا اور اس آمد رفت مین اسوقت کی نماز قضا کروادے جسکا گناہ عیادت مریض کے ثواب سے دہ چند زیادہ ہے یا کسی مجمع عام مین کوئی خیرات و ایثار کسی شخص سے کرادیا اور دلمین خیرات کنندہ کے یہ خیال ڈالا کہ اس خیرات کرنے سے ہمارا وقار و نام لوگونکی نگاہ مین زیادہ ہوگا ہماری عالی ہمتی و سیر چشمی دیکھکر جہان جہان اس مجمع کے لوگ جائینگے ہماری تعریف کرین گے اُس سے ہماری شہرت وناموری اطراف عالم مین شایع ہوگی نتیجہ اسکا آخر کار یہ ہوا کہ اس خیال فاسد کے بدولت ثواب اسکا بالکل زائل ہو کر ریا کا گناہ جو بدرجہا اس ثواب سے زائد ہے خیرات کرنے والے کے سر پر لادا گیا اور اس مردود کا مطلب حاصل ہوا۔

بیان رجم شیاطین جو بذریعہ شہاب ثاقب کے آسمان سے ملائکہ بحکم الٰہی کرتے ہین اور وہ ملاعنہ اس سے جلتے ہین اور بھاگتے ہین۔

بھیج اے رب مرے ابلیس لعین پر لعنت	مت کر حکم خدا دشمن دین پر لعنت

رجم شیاطین کے معنی لغوی ہانکنا شیاطین کا اس ستارہ سے جو مثل شعلہ کے مشتعل ہو چنانچہ فرماتا ہے پروردگار عالم اپنے کلام پاک مین بہ سورہ ملک وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحَ وَجَعَلْنَاهَا رُجُومًا لِلشَّيَاطِينِ وَأَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابَ السَّعِيرِ اور مقرر آراستہ کیا اور زینت دیا ہمنے آسمان دنیا کو جو زمین سے بہ نسبت دیگر افلاک کے نزدیک تر ہے اُن ستارون سے جو شب کو مثل چراغون کے چمکتے ہین اور کیا ہمنے انھین ستارون کو شعلہ ہانکنے والے شیاطین کے جبکہ بقصد استراق سمع وہ آسمان پر جانے کا ارادہ کرتے ہین اور مہیا کیا ہمنے واسطے انکی عذاب جلانیوالا دنیا مین شہاب ثاقب سے اور آخرت مین آگ بھڑکنے والی سے او

دوسری جگہ سورۂ طارق مین فرماتا ہی وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ۔ وَمَا اَدْرٰىكَ مَا الطَّارِقُ النَّجْمُ الثَّاقِبُ
اور قسم کھاتا ہون مین آسمان کی اور اس ستارے کی جو رات کو دوڑتا دکھائی دیتا ہی اور کیا
جانتا ہی تو کہ کیا ہی وہ رات کا آنے والا ستارہ وہ ایک ستارہ ہی شعلہ کردار کہ جلا دیتا ہی شیاطین کو
یا انکی چشم خیرہ کرتا ہی مثل چمگادڑ کی آنکھ کے جیسے آفتاب کی روشنی مین وہ بے نور ہو جاتی
ہی تفصیل اس اجمال کی یہ ہی کہ قبل طالع ہونے آفتاب عالمتاب رسالت یعنی نور محمدی
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے شیاطین جنہ صعود کر کے آسمان سے متصل ہو جاتی تھے اور اخبار
عالم بالا متعلق بنظام قدرت ملائکہ مامورین کار و خدمات سے سنکر زمین پر آتے تھے اور
کاہنان و ساحران وقت سے سب وہ خبرین بیان کرتے تھے وہ کاہن و ساحران اخبار کو
باظہار اپنی غیب دانی کے بطور پیشین گوئی کے کفار معتقدین اپنے سے کہا کرتے تھے اور اسی کے
مطابق واقعات عالم ظہور پذیر ہوتے تھے جسکی وجہ سے بناے کفر و الحاد مستحکم تھی چونکہ یہ امت
مرحومہ ہی اور منعم حقیقی نے اپنی نعمت اسپر ختم کی ہی لہذا الغرض تحفظ ایمان و عقائد مسلمین و
مومنین اس امت کے یہ سلسلہ استخبار شیاطین ملاعنہ کہ فتور عقائد و اختراع وساوس واہیہ
کا زبردست آلہ ہی تیغ رجم سے بالکل قطع کر دیا اور گروہ ملائکہ کو مامور کیا کہ جب وہ ملاعنہ قصد
صعود آسمان کا کرین وہ فرشتے ایک گیند شعلۂ آتشین کا ستارہای فلکی سے مہیا کر کے مارین
چنانچہ اسکے خوف سے وہ نابکار بھاگتے ہین اور اگر کسیکے کچھ پڑ گیا تو وہ انکو جلا دیتا ہی چنانچہ جب
خبروں کا ملنا آسمان سے بند ہو گیا تب وہ سلسلۂ سحر و ساحری بھی یکقلم موقوف ہو گیا کیونکہ جب خود
شیاطین خبر نہین پاتے تو ساحروں سے کیا کہہ سکتے ہین یہ رحمت اس قادر مطلق کی ہی کہ اس سخت بلا
کو اس امت کے گنہگاروں کے سر سے اُسنے دفع کی اور واضح ہو کہ لغت عرب مین اس جگہ گیند شعلہ
آتشین کو بھی نجوم و کواکب کہتے ہین جو شیاطین کو مارا جاتا ہی اور ہندی اسکی تارے ہین ورنہ یہ شعلہ
فی نفسہ اصل کوکب و نجم نہین ہی کہ آسمان سے ٹوٹ کے آتا ہو اگر ایسا ہو تو کل نظام فلکی برہم ہو جائے پس
جسطرح اسنے اپنے بندوں کے ایمان کی حفاظت بذریعہ رجم دست مکاری شیاطین سے کی ہے
ایسا ہی انتظام انکی جانونکی حفاظت کیواسطے ان دشمنان جانی سے بماموری ملائکہ اسنے کیا ہے۔
بیان ماموری ملائکہ کی بہ حفاظت ہر فرد و بشر کے شیاطین جنہ

سے منقول از تفسیر عزیزی و تفسیر حسینی و زاد المسیر

کھیچ اے رب مرے ابلیس لعین پر لعنت		منکر حکم خدا دشمن دین پر لعنت

فرماتا ہی حافظ حقیقی اپنے کلام پاک مین بسورۂ انعام وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهِ وَيُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً حَتَّى إِذَا جَاءَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ لَا يُفَرِّطُونَ ۔ اور وہی ہے غالب اوپر بندون اپنے کے اور بھیجتا ہی اوپر تمھارے نگہبان یہان تک کہ جب آتی ہی تم مین سے ایک کو موت قبض کرتے ہین اسکو بھیجے ہوے ہمارے اور وہ نہین کمی کرتے یعنی یہ ملائکہ ماسورۂ حفاظت محافظ و نگہبان رہتے ہین ہر قسم کے شیاطین سے جو جانی دشمن انسان کے ہین اور بچاتے ہین اسکو ہر آفت و صدمہ سے جبتک کہ وقت معینہ اسکی موت کا نہ آوے اور جسوقت اس کی مشیت مقتضی بندیکی موت کی ہوئی اسوقت وہ ملائکہ محافظ اس کی علیحدہ ہوجاتے ہین اور اسکو سپرد قابضان ارواح کردیتے ہین اور وہ پھر قبض روح مین کمی نہین کرتے دوسری جگہ سورۂ رعد مین فرماتا ہی لَهُ مُعَقِّبَاتٌ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ يَحْفَظُونَهُ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ یعنے واسطے اسکے چوکیدار ہین آگے اسکے سے اور پیچھے اسکے سے حفاظت کرتے ہین اسکی حکم خدا سے مطلب اسکا یہ ہی کہ وہ ملائکہ محافظ چارون طرف آدمی کے گھیرے رہتے ہین تاکہ کوئی شیطان انکو مار نہ ڈالے یا اڑا نہ لیجاوے ۔ تفسیر زاد المسیر مین لکھا ہی کہ اگر پروردگار جہان آفرین ملائکہ حفاظت ہر فرد انسان کے واسطے مامور نہ کرتا تو مقرر وہ روے زمین سے اٹھا لیجاتے انکو تیسری جگہ ارشاد کرتا ہی سورۂ طارق إِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ یعنی نہین ہی کوئی جان چھوٹی خواہ بڑی نیک خواہ بد ایسی کہ اسپر ایک نگہبان اللہ جل شانہ کی طرف سے فرشتہ نہ مامور کیا گیا ہو کہ وہ اوسکو سختی اور صدمہ و آفات سے ہلاک نہونے دے اور بچاتا رہے حضرت مولانا شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی اپنی تفسیر مین ارقام فرماتی ہین کہ وہ فرشتہ دار وغہ ہے محافظت ہر جان ہر انسان کا اور وہ ایک فرشتہ ہی لشکر حضرت اسرافیل کا اخیر کام اسکا یہ ہی کہ بعد مرگ انسان کے اسکی جان درمیان دو نفخون صور کے داخل کریگا علاوہ اسکی ہر ایک فرد بشر کے خدمات و کامون کے اور صدہا ملائکہ مامور ہین کہ نوبت بہ نوبت وہ ملائکہ اس آدمی کے جوکی پہر پر علیحدہ علیحدہ رات اور دن کے مقرر ہین جبتک کہ تقدیر الٰہی انکی تکلیف یا موت کی مقتضی نہو

[illegible]

اور جب مشیت الٰہی ہوتی ہی تب وہ علیحدہ ہوجاتے ہین چنانچہ حدیث شریف مین وارد ہو وکّل بالمؤمنین مائۃ وستون ملکا یذبون عنہ کما یذب عن قصعۃ العسل الذباب ولو وکل العبد الی نفسہ طرفۃ عین لاختطفتہ الشیاطین عضواً عضواً یعنی مقرر کیے گیے ہین ہر مسلمان پر ایکسو ساٹھ فرشتے کہ ہانکتے ہین آدمی کے اوپر سے شیطانون کو جیسے شہد کے بھرے پیالے سے مکھیون کو اور اگر ایک آدمی کو دوسرے آدمی کے بھروسے پر چھوڑ دین ایک پلک مارنے کی مدت بھر تو شیاطین اسکی بوٹی بوٹی نوچ لیجاوین اس حدیث پاک سے یہ ثابت ہوا کہ بہ نسبت عام جنس بشر کے مسلمانون کے دشمن بہت شیاطین ہین کیونکہ نور ایمان سے شیاطین عداوت قلبی رکھتے ہین لہذا اہل اسلام کے ہر متنفس پر ایکسو ساٹھ ملک صرف پہرہ چوکی کیواسطے شیاطین سے بچانیکے لیے حافظ حقیقی نے مامور کیے ہین باقی اور کارہای متعلقہ انسان پر علاوہ انکے اور ملک ہمراہ آدمی کے رہتے ہین مثلاً چار کراماً کاتبین دو دن کیواسطے اور دو شب کیواسطے یا وہ ملائکہ جو ہر حرف و ہر لفظ متکلمہ انسان کے شمار کتابت کیواسطے مقرر ہین جیسا کہ سورہ قاف مین حق جل وعلا نے خبر دی ہو مایلفظ من قول الا لدیہ رقیب عتید یعنی نہین بولتا کچھ بات مگر نزدیک اسکے ہین نگہبان تیار یعنے لکھنے کو جو کہ وہ منھ سے کلام بولے۔

بیان اسکا کہ شیاطین بالطبع ہر قسم کی روشنی سے بھاگتے ہین

بھیج اے رب میرے ابلیس لعین پر لعنت	منکر حکم خدا دشمن دین پر لعنت

حضرت مولانا شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر مین افادہ فرماتے ہین کہ خلقت شیاطین چونکہ ظلمت دخانیہ یعنی سیاہی اور تاریکی سی ہی لہذا یہ بدین بالطبع ظلمت پسند اور روشنی سے بھاگتے ہین پس آسمان کہ باجرام کواکب و قمر منور ہی اُس سی جمہور شیاطین مخالفت طبعی رکھتے ہین اور یہ امر بھی تجربہ کیا ہوا ہی کہ اکثر غلبہ ان کا اندھیری مکانین ہوتا ہی اور جس مکانین چراغ اور شمع جلتی ہین وہان کم دخل انکا ہوتا ہی ضرورۃً وہان جاتے ہین مگر رہتے نہین ہین

بیان توالد وتناسل شیاطین ملاعنہ

واسطے ۱۰ / فرزند نوجوان ۱۲ حضور یوسف ..ی واسطے اطلاع ... فی قرآن ... حفاظت ... ارشاد ہوا ہے ... المومنین واسطے ...

منکر حکم خدا دشمن دین پر لعنت	بھیج اے رب مرے ابلیس لعین پر لعنت

واضح ہو کہ شیاطین ملاعنہ کا توالد وتناسل دو طور پر ہوتا ہے۔ اول تو ہمزاد جو فروعات
نفس امارہ سے ہے ہر فرد بشر کے ساتھ خلق کیا جاتا ہے اور ہر رگ وپے وگوشت وپوست
قالب انسان مین سمایا ہے اور اپنی شیطنت مین نہایت سرگرمی سے مصروف لگا رہتا ہے پس
جسقدر بنی نوع انسان از عہد آدم علیہ السلام تا نفخ صور خلق ہوئے یا ہونگے انھین کے بعدد
شیاطین بھی سمجھنا چاہیے۔ دوم اولاد ابلیس ملعون ابدی الحیات کہ اسکی ذریات مثل انسان کے
صلب پدر ورحم مادر سے بوضع حمل متولد ہوتی ہے غور کرنا چاہیے کہ ایک فرد انسان سے جسکی ہمگی عمر ایک
ہی صدی کے اندر رہتی ہے نسلاً بعد نسلاً وبطناً بعد بطناً اوسکی اولاد ذکور واناث کی شاخین پھیلکر
ایک ہی یا دو صدی مین صدہا وہزارہا اعقاب واحفاد اسکے موجود ہو جاتے ہین چہ جائے عزازیل ملعون
کہ مؤید بحیات دائمی ہے اسکی صلبی واضافی اولاد جو آجتک محیط عالم ہین اور انسی آیندہ تا نفخ صور
جسقدر با عداد نامتناہی وجود مین آوینگی انکی تعداد ولاتعد ولاتحصے بجز دانائے غیب کے اور
کون جان سکتا ہے۔ سوم جنہ ودیوان کہ انکی اقسام شیاطین کی صراحت اوپر گذر گئی ہے اور
وہ گروہ بنی نوع انسان سے صدچند زیادہ ہین ان کے اعقاب واولاد جو متواتر ومسلسل کل
افراد جنس انکی سے بعالم وجود آتے ہین یا آوینگے اگرچہ عمرین انکی مثل عزازیل کے ابدی نہین ہین مگر
بمقابلہ اعمار بنی نوع انسان اسکو ابدی سمجھنا چاہیے کیونکہ ایک ایک شخص نے اس قوم
سے مع اپنے گروہ ہمعصر کے تا مدت یک دورہ ثوابت یعنی مدت چھتیس ہزار سالہ سلطنت
کی ہے اور پھر اپنے معمولی طریقہ موت سے نہین مرے بلکہ غضب الٰہی مین گرفتار ہوکر خواہ از
دست ملائکہ مقتول کیے گئے یا کسی اور عذاب الٰہی مین مبتلا ہوکر بدفعۂ واحد نیست ونابود
کر دیے گئے انکے غیر محدود وکثیر الاعداد ہونیکا کیا حساب ہے اور کیا ضبط تحریر مین آسکتا ہے اگر
غور کیا جاے تو اندازہ انکا فہم بشر سے باہر معلوم ہوتا ہے بہرحال انسان ضعیف البنیان کو انکی
کثرت کے مقابلہ مین ایک دانۂ خردل کی اور انکی قوت کے مقابلہ مین ایک ذرہ بمقابلہ کوہ وایک
قطرہ پیش دریا ہین کیا حقیقت رکھتے ہین جو ایسے کثیر وقوی دشمنون کی بانہ سے جو غارتگر دین
وایمان وبرہمزن شیرازۂ جمعیت جسم وجان ہین بر وجہ برآمد ہو سکین بجز حمایت حافظ حقیقی کے

جو ہر فرد بشر کے واسطے بذریعہ ملائکہ محافظین جنکا ذکر اوپر ہو چکا مخصوص ہے۔ شعر

تو کریم مطلق و من گدا چہ کنم بلطف نخوانیم	در دیگری بہ نما بما بکجا روم چو براندیم

ذ نافرمانی ثانی ابلیس ملعون

بھیج اے رب مرے ابلیس لعین پر لعنت	منکر حکم خدا دشمن دین پر لعنت۔

صاحب معارج النبوۃ لکھتے ہین کہ ابلیس پر تلبیس نے نافرمانی اول تو یہ کی کہ سجدہ حضرت آدمؑ سے انکار کر کے راندۂ درگاہ ہوا اور نافرمانی ثانی جو اس شقی ازلی نے کی اس کا یہ واقعہ ہی کہ بعد طوفان نوح علیہ السلام جبکہ لعد سکی دراز گوش کے سوار ہونے کی نوبت کشتی مین آئی اُسنے اگلے دونون پیر کشتی پر رکھکر جیسے ہی قصد کشتی پر چڑھنے کا کیا کہ شیطان روسیاہ نے اسکی دُم پیچھے سے پکڑ لی ہر چند زور کر کے وہ کوشش کرتا تھا اور حضرت نوح علیہ السلام بھی اصرار و تقاضا کرتے تھے مگر وہ غریب اس بدبین کی عدم عقب گذاری سے سوار نہین ہو سکتا تھا آخر کار حضرت نوحؑ نے تنگ آکر آواز شدید ماری اور فرمایا کہ اُدْخُلْ وَاِنْ کَانَ مَعَکَ الشَّیْطَانُ یعنی داخل ہو تو کشتی مین اگرچہ ساتھ تیرے شیطان بھی ہو۔ یہ کلمہ غصہ مین اس قسم کا حضرت نوح نے فرمایا جیسے غصہ مین آدمی کہتا ہی کہ کیا تجھے شیطان پکڑے ہی جو سوار نہین ہوتا۔ یا کیا شیطان تو ہوگیا یا تیرے ساتھ شیطان ہی جو ایسی عجلت و اضطراب کی حالت مین یہ حماقت و دیر کرتا ہی اور گدھا تو وہ تھا ہی بہرحال معًا اس ارشاد نوح علیہ السلام کے وہ خر سوار کشتی ہوا چونکہ اخیر سوارون سے وہی تھا لہذا بعد اسکے حضرت نوحؑ نے جائزہ اہل کشتی کا لیا دیکھا کہ ایک گوشہ کشتی مین شیطان مغوی بھی سر جھکائے بیٹھا ہی حضرت نوحؑ نے دیکھکر تعجب سے پوچھا کہ ای ملعون تو کس کی اجازت سے یہان آیا اس نابکار نے جواب دیا کہ تمھارے حکم سے نوح علیہ السلام نے کہا ای ملعون مین تو تیرے آنے کی اطلاع بھی نہین رکھتا اگر مین آگاہ ہوتا تو کب تجھکو آنے دیتا شیطان نے کہا تمنے نہین کہا تھا دراز گوش سے کہ اُدْخُلْ وَاِنْ کَانَ مَعَکَ الشَّیْطَانُ مین اُس گدھے کی دم پکڑے تھا اور اسکو کشتی پر سوار ہونیسے روکے تھا جب تمنے اُس سے یہ کہا کہ اگرچہ ساتھ شیطان بھی ہو تو چلا آ مین بھی اُسکے ساتھ چلا آیا

حضرت نوحؑ بہت خفا ہوی اور کہا نکل ای مکار اسنے کہا ای نوحؑ اب مین تمھارے نکالی نہین نکل سکتا
اور تمکو میری مصاحبت اور معیت سے اب کوئی چارہ نہین ہی یہ بحث ہو رہی تھی کہ وحی الٰہی نازل ہوئی
کہ ای نوحؑ اسکو کشتی سے نہ نکالو اسکے ضمن مین ہماری بہت حکمتین مخفی ہین جنکو تم نہین جانتے
ہو پس بہ تعمیل حکم احکم الحاکمین حضرت نوحؑ دم بخود ساکت ہو گئے جب شب و روز کی یکجائی ہوئی
تب حضرت نوحؑ نے زبان معذرت بحضرت باری و موعظت و پند اس شقی ناری کے کھولی کہ
ای ملعون تو ایسا عالم علوم علویات و ماہر رازہای خالق کائنات ہو کر ایسی غلطی فاش کر
کہ حکم مالک الملک کی نافرمانی کرکے اساس ایمان کو اپنی ضمیر نخوت تخمیر سے باہر کری اور اپنے کو مردود
ابدی بناکے اضلال و اغوای بنی آدم مین مشغول ہو جسکا کوئی فائدہ تجھکو نہ ملیگا یہ کیا حرکت
ناشایستہ تو نے کی ابلیس نے کہا کہ اے نوحؑ جو ہونا تھا ہو چکا واقعہ گذشتہ لاعلاج ہوتا ہے
اس پر بحث بیکار ہے اب اسکی تلافی جو کچھ تمھارے امکان مین ہو بتاؤ کہ اسپر مین عمل کرون حضرت
نوحؑ نے فرمایا ای ملعون در توبہ باز ہی رب غفور بے نیاز ہی جناب احدیت مین التماس عفو قصور کر
ارحم الراحمین شاید بہ اجابت مقرون کرے اسنے کہا مجھے قبول التجا اپنی کی امید نہین یہ جو بہ تمنا
عرض کرتا ہون مہربان آپ اگر میری سفارش کیجیے تو شاید کچھ اثر پذیر مفید ہو حضرت نوحؑ
یہ سوچے کہ اگر اس مردود کی خطا معاف ہو جاوے خلق خدا ابد تک اسکے شر و اضرار سے مصون
و امین ہو جاوے پس بڑی الحاح و زاری سے جناب اقدس غفار الذنوب مین اسکی عفو تقصیر
چاہی حکم ہوا ای نوحؑ تمھاری التجا قبول ہی تابوت آدمؑ تمھاری کشتی مین موجود ہی اس ابلیس
سے کہو کہ اسکو سجدہ بہ تلافی مافات کرلے ہم خطای اول اسکی معاف کردینگی حضرت نوحؑ فرط خوشی سے
پھولے نہین سماتے تھے حمد و سپاس ایزدی بجالائے اور بکمال مسرت انبساط یہ مژدہ تازہ یعنی حکم حضرت
الوہیت اسکو پہنچایا اس شقی ازلی محروم الرحمۃ نے سنکر کہا ای نوحؑ جب آدمؑ کو خدا نے خلق کرکے
تخت خلافت پر بٹھایا تاج تقرب و اختصاص انکے سر پر رکھکر مسجود ملائک کیا تب تو مینے
انکے آگے سر نہ جھکایا اب اس جسد مردہ مشت خاک کو کہ جمادات سے ہی سجدہ کرکے ننگ مین
گوارا کرونگا حضرت نوحؑ نے ہرچند سمجھایا کہ او بدنصیب پھر ایسا موقع نہ پاویگا مگر اسنے نہ مانا
تب حضرت نوحؑ کو غصہ ہو گیا اور سمجھ گئے کہ دروازہ توبہ کا ہی اس ملعون پر بند ہو گیا ہے

ذکر مرگ نامسعود ابلیس مردود علیہ لعن الملک الودود [illegible]

بھیج اے رب میرے ابلیس لعین پر لعنت	سنکر حکم خدا دشمن دین پر لعنت

چونکہ وقائع ضرر و اضرار و سوانح اغوا و استکبار ابلیس ملعون دغا شعار سنکر قلوب بنی آدم ناشاد
و متالم ہوے ہونگے لہذا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ کیفیت مرگ [illegible] اس موذی خلائق کی
لکھکر خاطر احباب بہمدردی قومی مسرور کروں کلفت لاحقہ اس مژدہ تازہ مسرت بے اندازہ سے
دور کروں اگرچہ [illegible] اسکا عین بوقت نفخ صور ہوگا تاہم [illegible] اس مردود کو بھی
آخرش یہ مرحلہ پیش ہے ذکر اسکا بیشتر بعضوں احادیث میں ہے [illegible] لکھا ہے کہ بعد نفخہ ثانیہ صعق
کے جب کوئی مخلوق فنا ہونے سے باقی نہ رہیگی بجز چند ملائکہ مقرب اور حاملان عرش کے اسوقت
حکم قہاری و جباری قادر توانا بعد غیظ و غضب پیشگاہ عزت و جلال سے صادر ہوگا کہ
اے ملک الموت جسقدر میری کل مخلوق اولین و آخرین ہے اسیقدر تیرے معاون و مددگار آلات
قہر و غضب سے مہیا و تیار تیری ہمراہ [illegible] کے واسطے پیدا کیے ہیں اور [illegible] طبقات زمین
و آسمان کی قوت تجھکو درگاہ لم یزلی سے عطا کی گئی ہے اب آج تو [illegible] اس
بارے غضب و قہرمانی آتش فشان و سوزانی پہن لے اور [illegible] آتشین [illegible] ہاتھ
میں لے اور وہ صورت ہولناک مہیب [illegible] غضب بنا کہ اگر آسمان و زمین [illegible] جاویں
اور ستر ہزار شعلہ ہائے جوالہ نار جہنم یا زنجیرہائے گران بار آتش فشان لیکر مع کل [illegible] کے
یکا اور وہ قوت عظیم جو آج تجھکو عطا کی گئی ہے پوری صرف کرکے ابلیس ملعون کو چنگل موت میں لے
اور اس شقی مرتد ازلی کو ذائقہ تلخ مرگ چکھوا اور جسقدر سختی موت کل مخلوق جن و انس پر ہوئی ہے
یہ قہر و غضب کی [illegible] چہا جسقدر سختی و شدت اس ملعون کی تنہا ذات پر آج کر [illegible]
نکلے [illegible] جان بیچ اسکے جسم [illegible] کھینچ چنانچہ حضرت عزرائیل [illegible] قہر و غضب [illegible] پانے
اس حکم [illegible] منتقم حقیقی [illegible] صورت مہیب [illegible] کہ اگر ساتوں آسمان و
زمین کی مخلوق ایک [illegible] تمام [illegible] معہ [illegible] سازو سامان کے
نمودار [illegible] اس ملعون [illegible] آواز [illegible] اور شدید للکارین [illegible] کہ

سنتے ہی ہول کھا کر وہ مردود بیہوش ہو کر گر پڑیگا اور ایسی خرخراہٹ کی آواز اسکے گلوے
بدبین سے نکلے گی کہ اگر کل آسمان و زمین کے مخلوق وہ آواز منحوس سنے تو بیہوش ہو جاوے تب
تب ملک الموت کہینگے ارے او خبیث تا کہ موت پر غضب کا مزہ تجکو چکھاؤں بہت مہلت
و عمر ممتد تا انتظار خواہ تونے پائی اور تمام بندگان خدا کو تونے خراب کیا ہمارا ہی دن آپہونچا اور وعدے
قادر مطلق کا جسنے مجکو تیرے جہنم واصل کرنے پر مامور کیا ہے یہ سنتے ہی وہ ملعون اٹھکر پورب کی
سمت بھاگیگا ملک الموت وہاں پہونچ جاوینگے تب مغرب کی جانب بھاگیگا وہاں
بھی عقب گذاری فرشتہ موت سے اسکی ہوگی آخر کار بھاگتے بھاگتے آدم علیہ السلام کی قبر شریف
پر جاکے ٹھہریگا اور چیخ مار کر کہیگا کہ اے آدم مین تمہارے ہی سبب سے رانندہ درگاہ و ملعون و
رجیم ہوا اب مین کہان جاؤن ملک الموت وہان بھی پہونچ جاوینگے اور اپنی اس قوت خداداد
سے پنجۂ اجل مین اسکو گرفتار کرکے آتش قہر و غضب الہی مین گھیر لینگے اور عذاب الیم سخت جباری کا
پیالہ اسکو پلا دینگے اسکے پیتے ہی وہ بھی خاک برابر لیٹنے لگیگا پھر عزرائیل علیہ السلام دہکتی ہوئی کیلون سے
اسکا [illegible] پھیر لینگے [illegible] اور کل ہمراہی حضرت عزرائیل کے
نیزہ ہاے آتشین و [illegible] اسکو پارہ پارہ [illegible] پاش پاش کر دینگے اور روح مجروح
اسکی کھینچکر داخل جہنم کر دینگے اور خون [illegible] اسکو بہا دینگے۔ شعر

لللہ الحمد کہ [illegible]	[illegible] آج کی منزل مین مسافت میری

دفع دخل

اگر کوئی شخص شبہ کرے کہ شیاطین [illegible] آگ سے [illegible] گئے ہین اور عذاب جہنم بھی آگ
ہی کا ہے پس آگ کو کیا اثر [illegible] کیونکہ ایک جنس ہے۔

جواب

اول جواب یہ ہے کہ ہر جنس مین نوعی اور ہر نوع مین صنفی فرق ضرور ہوتا ہے قوت و استعداد مین
مثلاً حجریات سب ایک جنس سے ہین مگر پھر ایک سخت تر پتھر دوسرے پتھرون کو تراشتا ہے یا لوہا آلات
آہنی سے کاٹا و چھانٹا جاتا ہے پس ہر جنس مین جو [illegible] قوی و سخت تر ہے اپنے سے ضعیف و نرم جنس
اپنے کے پامال کرنیکو کافی ہے اسی طرح [illegible] آگ کہ ایک [illegible] زیادہ دوسری آگ قوی و شدید

پیدا کیا ہی علی الخصوص آتش جہنم کہ جسکی قوت احراقیہ و شدت حرارت سی خدا محفوظ رکھی وہ کل اپنی جنس و غیر جنس کو جلا کے خاک و سیاہ کر دیگی جواب دوم یہ ہی کہ حق تعالیٰ نی عذاب جہنم علاوہ آگ کی زمہریر سے بھی بنایا ہی جو آگ کے مغائر النوع ہی ممکن ہی کہ قوم آتشین اس عذاب سے مخلد و مؤبد کیے جائین شعر

زنہار از قرین بد زنہار — وَقِنَا رَبَّنَا عَذَابَ النَّار

چند روایات مختلف متعلق بہ بیشا عزازیل ملعون ایجاد حربہ قتل و مذہب آتش پرستی

بھیج اے رب مرے ابلیس لعین پر لعنت — منکر حکم خدا دشمن دین پر لعنت

منقول ہی کہ حضرت جدہ ماجدہ حوا علیہا السلام سے ہر حمل مین ایک پسر و ایک دختر توام پیدا ہوتے تھے اور وہی دونون جب حد بلوغ کو پہونچتے تھے ایک دوسرے سے منعقد کیے جاتے تھے چنانچہ حمل اولین مین قابیل پسر و اقلیما دختر و حمل دومی مین ہابیل پسر و لبودا دختر وجود مین آیے جب وہ بالغ ہوی حکم قادر مطلق آدم حضرت کو پہونچا کہ اے آدم اقلیما توام قابیل کو ساتھ ہابیل کے اور لبودا توام ہابیل کو ساتھ قابیل کے سلسلہ ازدواج مین لا چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام نے حسب فرمان واجب الاذعان ملک علام جب یہ قصد کیا قابیل نے نہین مانا بسبب اسکے کہ اقلیما بہت حسین و عاقلہ تھین اور حضرت آدم علیہ السلام سے کہا کہ اے پدر یہ حق تلفی کسو جہ سے میرے حق مین تمنے روا رکھی کہ میرے توام کو دوسرے کے نکاح مین دیتے ہو بجز اسکے کہ ہابیل کو مجھسے زیادہ چاہتے ہو اور کیا خیال ہو سکتا ہی تب حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا ای فرزند یہ تجویز بحکم خالق کائنات مینے کی ہی نہ بالطبع و بافراط محبت ہابیل کے پس متابعت حکم الٰہی ہر بندہ پر فرض ہے قابیل نے راہ عناد و لجاج اختیار کی اور نصیحت حضرت آدم علیہ السلام کچھ اُسے سود مند نہ ہوئی آخرش تصفیہ اس قضیہ کا حضرت آدم نے بروی قربانی تجویز فرمایا وہ دونون بیٹون نے قبول کیا اس عہد مین یہ قاعدہ تھا کہ متخاصمین اپنی اپنی قربانی قلہ کوہ پر رکھتے تھے اور نار بیضا یعنی ایک شعلہ آتشین آسمان سے آتا تھا جسکی قربانی سے مس کرکے اسکو جلا کر فنا کر دیتا وہ ہدیہ قربانی مقبول اور صاحب قربانی مدعی بحق سمجھا جاتا تھا اور جسکی قربانی کے قریب وہ شعلہ نہ جاتا اور اعراض اس سے کرتا وہ قربانی مردود ہوتی اور صاحب قربانی مدعی باطل و ناحق کوش خیال کیا جاتا۔ القصہ ہابیل کہ صاحب اغنام تھے ایک گوسفند فربہ اور قابیل کہ زراعت پیشہ تھے گندم لایے اور دونون بھائیون نے اپنی اپنی قربانی پہاڑ پر رکھی اور حضرت آدم علیہ السلام نے دعا کی کہ وہ شعلۂ حکم المتخاصمین بھیجا جاے

چنانچہ وہ شعلہ آیا اور قربانی ہابیل کو استقام کر کے فنا کر گیا اور قربانی قابیل سے اعراض محض کر کے اسپر کچھ تصرف نہیں کیا پس مادہ فاسد حقد و حسد کا نون سینہ قابیل مین مشتعل ہوا اس درمیان مین حضرت آدم علیہ السلام واسطے طواف بیت اللہ شریف کے تشریف لے گیے اور ہابیل اپنے مویشی چرانے کو پہاڑ پر گیے وہان ایک پتھر پر لیٹ کر سو گئے کہ اسی اثنا مین ابلیس نابہنجار ہیئت انسان قابیل کے پاس آیا اور کہا کہ ہابیل پہاڑ پر بنوم غافل سو رہا ہے اس سے بہتر موقع پھر تجکو اپنے دشمن کو نابود کرنیکا نہ ملیگا چنانچہ قابیل کو خوابگاہ ہابیل تک لیگیا اور تعلیم کیا کہ یہ سنگ گران جو متصل ہابیل کے پڑا ہے اٹھاکر اسکے سر پر مار قابیل نے ایسا ہی کیا اسکے صدمے سے ہابیل نے شربت شہادت نوش کیا یہ اول قتل ہے جو روے زمین پر اولاد آدم سے واقع ہوا بعد اسکے قابیل بھاگ کر سرزمین یمن مین جا رہا۔ ابلیس ملعون وہان کبھی بصورت ایک زاہد کے گیا اور قابیل سے کہا کہ ہابیل مخفی طور سے آگ کی پرستش کرتا تھا اسیوجہ سے نار بیضا نے اسکی قربانی قبول کی اور تیری قربانی سے اعراض کیا اگر تو اب بھی بہ تلافی مافات اسکی شرائط عبادت بجا لاے تو وہ تیری مسخر ہو جاوے چنانچہ قابیل گمراہ نے متابعت شیطان رجیم کر کے آتشکدہ بنوایا اور آگ کی پرستش شروع کی اور اسکی اولاد نے بوضع مزامیر و طنابیر و شرب خمر و ارتکاب زنا و فواحش اقدام کر کے باپ سے بھی ترقی کی یہ بناے آتش پرستی ہے اور بعض روایات مین وارد ہے کہ ابتداے آتش پرستی عہد حضرت ابراہیم خلیل اللہ سے جاری ہوئی یعنی جب نمرود مردود نے حضرت ابراہیم کو آگ مین ڈالا اور وہ بحکم رب جلیل جلنے سے محفوظ رہے تب ابلیس لعین نے یہ شہرت دی کہ ابراہیم ہمیشہ آگ کی پرستش پوشیدہ کیا کرتے تھے اسوجہ سے اسنے انکو نہین جلایا یہ قول باطل اسکا گوش زد جمہور انام ہوا اور تمام خلائق نے اسکے قول کی متابعت کر کے آتش پرستی شروع کی اور بعض روایات مورخین مین [illegible] دیکھا ہے کہ مذہب آتش پرستی کی یہ بنا ہے کہ زردشت نے بعہد سلطنت گشتاسپ دعوی نبوت [illegible] اور [illegible] یہ کتاب آسمانی ہے [illegible] پرستش کو رواج دیا [illegible] اسکے احکام [illegible] وہ زندیق سے نامزد ہوا [illegible] اعتقاد رکھتے ہین اور [illegible] قائم ہین [illegible] طور پر لکھا جاتا ہے - زردشت [illegible]

متقدمین مثل فاضل شہروزی - وعلامہ شیرازی - وعلامہ دوانی - ومیر صدرالدین وچند دیگر
علمائے اسلام اسکو حکیم کامل جانتے ہین واللہ اعلم بالصواب

ایجاد مذہب بت پرستی

بھیج اے رب مرے ابلیس لعین پر لعنت [illegible] خدا دشمن دین پر لعنت

لکھا ہی کہ قبل حضرت ادریس علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام کے آسمان پر جانے - جب وہ روے
زمین پر تھے ایک شخص دوست صادق حضرت کا تھا کہ وہ ہمیشہ مجلس نبوت پناہی مین حاضر رہتا
تھا جب حضرت ادریس آسمان پر جا کر اقامت گزین ہوے وہ دوست انکا انکے فراق مین رویا
کرتا تھا ایکروز ابلیس ملعون اُس سے ملا اور کہا ای نادان توکیون رو رو کر ناحق اپنی جان دیتا ہی اگر
ادریس ع کے فراق مین تیرا یہ حال ہی تو اس تیرے درد کی دارو شفا بخش میرے پاس ہے جس سے
یہ جزع وفزع تیری سب مبدل براحت وتسکین خاطر حزین ہوجاویگی وہ یہ ہی کہ مین تمثال یعنے
شبیہ ادریس ایسی تجھے بنادون کہ بالکل مطابق اصل سر مو مخالف نہو اسے تو اپنے پاس رکھ اور
اُس سے اپنا دل بہلا جب یاد ادریس ع تجھے رنج واندوہ مین لاوے اسکی زیارت کیا کر اور مثل
ادریس کے اسکی تعظیم وتکریم بجالایا کر دست بستہ ادریس اُسے سمجھکے اُس سے باادب باتین کیا کر اور
اپنی عرض حاجات التماس مین لایا کر تیرے دل کی تسکین بھی اس سے ہوا کریگی اور تیرے خلوص
عقیدت دیکھکر خداوند عالم بھی تیرا مددگار ہوگا اس تقریر پر تلبیس کے فریب مین آکر اسنے اجازت
دی ابلیس مردود نے ایک خوبصورت شبیہ پتھر کی تیار کرکے حوالہ اس شکار دام تزویر کے کی
اس مرد نیک عقیدت نے اُس تصویر کو دیکھتے ہی بفرط ولولہ وشوق خوب چوما چاٹا اور بہت
حفاظت واحتیاط سے اپنے مکان پر رکھا اور ہر صبح ومسا اسکی زیارت کرتا اور آنکھوں سے
لگاتا اتفاقاً وہ شخص بمرگ مفاجات راہی ملک بقا ہوا لوگ اسکے مکان مین جب گئے تو ایک صنم خوشنما
پیکر اسکے پہلو مین رکھا پایا لوگ سخت متعجب ہوے کہ کیا عجیب چیز ہی کہ ابلیس شقی بشکل معتمد [illegible]
وہان جا موجود ہوا اور متحیران حسرت زدہ سے کہا کہ یہ آپ لوگ اسکا تعجب نکرین ادریس نبی [illegible]
خداے آسمان کے پاس گیا ہی یہ ودیعت عظمٰی اپنے معتمد دوست کو سپرد کر گیا کہ وہ اسکی قدر [illegible]
منزلت جانتا تھا اور تم سب یقین جانو کہ کل حصول مرام ومقاصد واجابت دعا اسی [illegible]

کی پرستش کی بدولت ان دونون کو حاصل تھی تم سب ناواقف ادریسؑ کی توسل کے محتاج رہے اگر تم سب بطور خود مثل ادریسؑ اسکی پرستش کرتے تو بلا واسطہ ادریس ان ہی مراتب پر فائز ہوجاتے اور اسیوجہ سے ادریسؑ نے یہ راز تم لوگون سے مخفی رکھا کہ تم سب آزاد اور طاعت ہمجنس سے بے احتیاج ہوجاتے یہ تقریر پر افسون اس ملعون کی تمامی مخلوق پر ایسی اثر کر گئی کہ ہر شخص نے ایک ایک بت اُسی ہیئت کا تراش کے اپنے اپنے گھرون مین رکھا اور اسکی پرستش کرنے لگے اور چند ہی عرصہ مین یہ آفت ایسی عالمگیر ہوگئی کہ کل مخلوق بت پرستی کرنے لگی اور یہ رسم قبیحہ تا بدایت اسلام جاری رہی اور یہ بھی روایت ہے کہ طوفان نوحؑ مین یہ اصنام ضایع ہوگیے تھے مگر بعد رفع طوفان ابلیس لعین نے وہ بت یکجا کرکے قبیلہ ہاے مختلفہ و گروہ ہاے ناقص العقیدۃ مین حسب صراحت ذیل تقسیم کردیے بت وُدّ کو جو الہٰی کلب کیا بت سواع کو سپرد قبیلۂ ہذیل کیا بت اودیغوث کو تفویض قبیلہ مذحج کیا بت یعوق کو بہ قبیلہ قضاعہ کیا بت نسر کو پیش کش قبیلۂ حمیر کیا۔ قَالَ اللہُ تَعَالیٰ وَقَالُوا لَا تَذَرُنَّ اٰلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَّلَا سُوَاعًا وَّلَا يَغُوْثَ وَيَعُوْقَ وَنَسْرًا ؁ اور وجہ تسمیہ ان اصنام کی یہ ہے کہ بعد صعود حضرت ادریسؑ بر آسمان ایک گروہ صلحاے مستجاب الدعوات کا روے زمین پر تھا جن کے نام یہ ہین

وُدّ سواع اودیغوث یعوق نسر

جب ان مین سے کوئی شخص بقضاے الہی فوت ہوتا متعلقین اُسکے ایک شبیہ اس کی سنگ و آہن وغیرہ سے بنواکے واسطے تسکین خاطر اپنی کے گھرون مین رکھتے تھے جب ایک زمانہ ممتد گزر گیا تب ابلیس مردود نے انکے عواقب سے جو موجود تھے کہا کہ یہ صنام تمھارے خدا ہین تمھارے آبا و اجداد ان ہی کی پرستش کرتے تھے چنانچہ وہ سب اس ملعون کے فریب مین آکر بت پوجنے لگے اور جس شخص کی شبیہ کا بت تراشا گیا تھا اُسی متوفی کا نام پا نام اس شبیہ کے کیا گیا اور بعد طوفان نوح علیہ السلام کے ان ہی اصنام کو ابلیس نے قبیلہ ہاے مصرحۂ بالا مین تقسیم کیا اور ہر ایک بت کا نام قدیم بتا دیا

خاتمۂ کتاب

خدایا بسوی تو رو کرده ام | بانعام عامم تو خو کرده ام

دران دم که از ما نشان هم نبود | در جود و فضل تو بر ما کشود

نه جان را به تن بود این اختصاص | که ما با تو بودیم در بزم خاص

تو دانی که گر اختیارم بدی | بدان نیستی افتخارم بدی

ولی چون تو خواندی ازان مدم | ز گلشن سوی خاکدان آمدم

مرا اندرین ظلمت آباد تن | که زندان جانست و جای محن

بآلا و نعمای خود داشتی | چو نوری درون انداختی

با یمان و عرفان و علم و عمل | مشید شدار کان قصر امل

هزاران فیوض از ازل تا ابد | تو کردی بنام منش نامزد

گدایم ولیکن ز احسان تو | زدم کوس شاهی در ایوان تو

ولیکن من از بیوفائی خویش | مکافات نیکی بدی برده پیش

خدایا ز لطف تو شرمنده ام | تو با آنکه سلطان من بنده ام

تو آن میکنی و من این میکنم | انابت هزار آفرین میکنم

که من هر زمان صد جفا برده پیش | تو با هر جفا صد وفا برده پیش

بران عهد و پیمان که من بسته ام | هنوزش نه بسته که بشکسته ام

ترا مهربانی چنین استوار | سر عهد با تو چنین بیمدار

خدایا گنهگارم و تیره رای | مرا اندرین گمرهی ره نمای

دراول چو با من کرم کردئی | کرم بیش ز اندازه ام کردئی

در آخر که عمرم بپایان رسد | کند قصد پرواز روح از جسد

دران عرصه مرگ گشتی تن | چو افتد بگرداب درد و محن

دران دم که گردد یقین رفتنم | نبندی زبان از ثنا گفتنم

دران تلخی قبض جان از تنم | تو شهد شهادت بکام افگنم

چو بیرون رود جان پاک از جسد | بخوابان باسایشم در لحد

چو بستر کنم خاک و بالین خشت — دران حفرہ بکشا دری از بہشت
چو گردد تنم در لحد صد غبار — بہر ذرہ چیزے زمن درگذار
چو افتد بہ صحرای محشر گذر — گناہان من عفو کن سر بسر
چو رو ہا سیہ گردد و نا امید — بآب کرم روے من کن سفید
چو طاعت نہ بینی بدیوان من — گران کن بتوحید میزان من
یکی گفت قرب پنجاہ سال — موحد نیاید براہ ضلال
ازان راہ باریک با سوز حرف — سلامت مرا بگذران ہمچو برق
پس آنگہ بدار السلام درآر — مراد من نامرادم برآر
بود ہر کسی را بہ چیزے ہوس — تمنای من از تو این است و بس
ز آلایش مسر قائم چو پاک — کہ دریا نہ شد تیرہ از مشت خاک

ولہ تاریخ از مؤلف

بحمد اللہ مرا این کار نامہ — بدست آمد ز گنج قلب خامہ
بدریای مداوش غوطہ دادم — دُر مکنون بمشت خود نہادم
چو پر شد مشت دستم ز گوہر — مرصع گشت ہر صفحہ ز جوہر
نمودم ابتدا از نظم عالی — بآخر ہم سخن سفتم لآلی
لآلی نے بود لخت دل من — گلی بشگفت از آب و گل من
دماغ جان معطر از شمیمش — بعالم نکہت دوش شمیمش
پے تاریخ او جستم چو امداد — فلک گفتہ باخراج سہ اعداد
بلا تاخیر و بے اوہام و تشویش — رقم کن نام او تاریخ ابلیس

تاریخ ابلیس
۱۳۱۴ھ

بعد اخراج سہ عدد باقی رہے
۱۳۱۱ھ

عہ ہر دو سین مہملہ کہنے وسواس کرتا ہو

یَا مَنْ لَہُ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃُ	اِرْحَمْ مَنْ لَیْسَ لَہُ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃُ

رباعی

سوسِت آیم کہ مرا یار وفادار توئی
راز دل با دگری غیر گفتن نشد

ہر چہ دارم بتو آرم کہ خریدار توئی
کہ بخلوت گہ جان محرم اسرار توئی

نثر خاتمۃ الطبع وقطعہ تاریخ چکیدۂ خامہ نیاز ختامہ عاجز محمد سعید تاجر کلکتہ

لاَ آلی متلالی تحمید نثار درگاہ رب متعالی متوالی ہین جسنے انسان ضعیف البنیان کو بدولت علم دین اشرف المخلوقات بنایا جنۃ اور تمام کائنات کو اسکا مسخر وتابع حکم فرمایا جلشانہ واعظم برہانہ اور درر غرر صلوٰۃ وسلام لاتعد لاتحصیٰ بارگاہ اسکے رسول مقبول افضل المرسلین خاتم النبیین سید ولد آدم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر جنھون نے آفات دینی و دنیوی سے بچایا فلاح دارین کا طریقہ اونکی آل اعظام اور اصحاب کرام پر جنھون نے دین اسلام کو پھیلایا صدہا بلاد کفار کو فتح کیا اما بعد یہ رسالہ عدید قابل دید وشنید لائق پسند صناوید موسومہ بتاریخ الابلیس جسمین احوال جنۃ کا عموماً اور حال تاریخ ابلیس کا از ابتدا تا انتہا خصوصاً مرقوم ہے اور جس سے بالتفصیل حال اسکے مکائد اور فتنون کا مفہوم ہے تالیف لطیف ناثر بےنظیر ناظم خوش تقریر فصیح المقال ملیح الاقوال مکرم ومحترم جناب نانا منشی سید سرفراز علی صاحب رئیس اعظم قصبہ فتحپور بسوا سلمہ اللہ تعالیٰ میرمنشی دفتر جناب راجہ محمد کاظم حسین خان صاحب بہادر تعلقدار ابراما ماہ شوال المکرم سنہ ۱۳۲۲ ہجریہ نبویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیہ حسب ایماے حاجی محمد سعید غفر اللہ ذنوبہ کے مطبع مجیب کلکتہ واقع کان پور میں مطبوع ہوا۔ خدایا کر اسے مقبول عالم۔ بحق سید اولاد آدم

قطعۂ تاریخ

چو حمد من لفضل رب بیچون
زحال جنۃ وشیطان رقم کرد
چو شد مطبوع این تاریخ ابلیس
شنیدم سال او از روے ہاتف

زہے منظوم کرد این درّ مکنون
کہ از کیدش بود ہر شخص مامون
از و مسرور شد ہر قلب محزون
معاذی اللہ عن ابلیس ملعون

فہرست مضامین کتاب تاریخ الابلیس